REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۳

شمارہ ۳۶

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۷ شعبان ۱۳۹۴ھ ۔ ۵ تبوک ۱۳۵۳ ہش ۔ ۵ ستمبر ۱۹۷۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۹ اگست کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں جرح کا جواب مکمل ہو جانے کے بعد حضور انور مورخہ ۲۶ اگست کو اسلام آباد سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ الحمدللہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں نائز المرامی اور جملہ احباب جماعت کے خدا تعالیٰ کی حفظ میں رہنے کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲ تبوک۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

★ — الحاج حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

★ — سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص تحریک کے ماتحت فجر اور مغرب کی باجماعت نمازوں کے بعد جو اجتماعی دعاؤں کا التزام کیا جا رہا تھا، حضور انور کے تازہ خطبہ جمعہ مورخہ ۱۶/۸/۷۴ کی روشنی میں اس کا سلسلہ آج بند کر دیا گیا۔ حضور نے ہدایت فرمائی ہے کہ احباب انفرادی رنگ میں دعاؤں پر زیادہ زور دیں۔

ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے

اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ

حضرت امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اپنی جماعت کو زرّیں نصائح

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو، خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جاوے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو۔ اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی۔ اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو۔ ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی — بقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔

سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں۔ اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔ اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل ہی میں پیدا ہوتا ہے۔"

(ازالۂ اوہام صفحہ ۵۴۶، ۵۴۷)

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا تعالیٰ کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے، اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی، اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی، وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔"

(رسالہ "الوصیت" صفحہ ۹)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ مورخہ ۱۶ اگست ۷۴ء

ربوہ ۔ ۱۷ ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل ۱۶ ظہور (اگست) کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے ابتلاؤں کے موجودہ زمانہ کے پیشِ نظر دنیا میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کی کامیابی اور دیگر اہم امور کے لئے خاص تضرع کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

اس ضمن میں حضور نے بتایا کہ میں نے پچھلے دنوں انفرادی دعاؤں کے ساتھ ساتھ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کی باجماعت نمازوں کے بعد اجتماعی رنگ میں دعائیں کرنے کی تحریک کی تھی۔ اس کے متعلق جو اطلاعات ملی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجتماعی دعا ایک طرح سے رسم کی صورت اختیار کر رہی ہے۔ اس لئے میں آج سے فجر اور مغرب کی نمازوں کے بعد کی جانے والی اجتماعی دعا کو بند کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ لیکن ہماری زندگی از اوّل تا آخر دعاؤں ہی سے عبارت ہے۔ ہمارے لئے دعا کے بغیر زندگی کا تصور ہی ممکن نہیں۔ اس لئے میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان ایام میں ہر چھوٹا بڑا، ہر مرد اور عورت الغرض جماعت کے جملہ افراد اپنی اپنی جگہ انفرادی طور پر پہلے سے بھی بڑھ کر اس کثرت سے دعائیں کریں کہ وہ انفرادی طور پر کی جانے والی دعائیں جب ایک ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور پہنچیں تو وہاں وہ اجتماعی دعائیں بن جائیں۔ حضور نے فرمایا جہاں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو پورے عزم اور تعہد سے جاری رکھنے کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے وہاں آج ہمارے ملک کو بھی ہماری دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ [illegible]

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۲ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بـــدر قادیان
مورخہ ۵ رتبوک ۱۳۵۳ ہش

احمدیت کی مخالفت میں علماء کا نیا جوش و خروش

پاکستان میں احمدیوں پر جو انسانیت سوز مظالم ڈھائے گئے ان کی تفصیل بھارت کے اخبارات میں بھی آتی رہی ہے۔ غیر مسلم پریس نے انسانیت کے ناطے اس پر خصوصیت سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ فسادیوں کو لعن طعن کیا اور ظلم کے خلاف مُلک کے کونے کونے سے حق کی آواز بلند کی۔ مظلومیت اپنے اندر ایسی مقناطیسی قوت رکھتی ہے کہ انسانی قلوب اس سے اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہ انسان ہی کیا جس کے پہلو میں حساس دل نہ ہو۔ اور دوسرے پر ہو رہا ظلم و ستم اسے تڑپا نہ دے ــــــ!! اور مظلوم احمدیوں کی تو شان ہی اور ہے۔ انہوں نے محض اپنے عقیدے اور مذہبی نقطہ نظر سے سب ناروا سلوک کا تختۂ مشق بن جانا گوارا کیا مگر اپنے عقیدے پر حرف نہیں آنے دیا ــــــ!! اس کا لازمی نتیجہ یہ ہُوا کہ اپنوں اور غیروں میں بلکہ ساری دُنیا میں احمدیت کے لئے ایک جستجو پیدا ہونے لگی، اندر ہی اندر دلوں میں یہ خواہش اُبھرنے لگی کہ معلوم تو کریں کہ آخر اس مار دھاڑ۔ لوٹ کھسوٹ اور قتل و غارت کرنے والوں میں اس نئے جوش و خروش کی وجہ کیا ہے۔ ایک ہی مذہب کی طرف منسوب ہونے والوں، ایک ہی رسول ؐ کا کلمہ پڑھنے والوں اور ایک ہی قرآن مجید کی پیروی کا دم بھرنے والوں میں یہ کیسے اچانک اختلافات پھوٹ پڑے کہ اکثریت، اقلیت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کو تیار ہو گئی ہے! چنانچہ بمطابق ؎

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند ؎ زیر آں گنجِ کرم بنہادہ اند

پاکستان میں جس قسم کے فسادات کا لاوا یکدم اُبل پڑا تھا وہی جماعت کو دُنیا کے کونے کونے میں متعارف کرانے کا مؤثر انگیز ذریعہ بن گیا ــــ کچھ ہی عرصہ پہلے اپنے دنیوی مشاغل میں مصروف لوگ اس رُوحانی جماعت سے کوئی زیادہ دلچسپی نہ رکھتے تھے۔ مگر احمدی مظلومین کی قُربانی نے ان سب کے دلوں کے مخفی تاروں کو کچھ اس طرح ہلا دیا کہ آج دنیا کے کونے کونے سے اس مقدس جماعت کی تاریخ اور اس کی تعلیمات و نظریات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے بڑھ بڑھ کر مرکزِ سلسلہ اور احمدیوں کی طرف رجوع کرنے لگے۔ اور تو اور خود بی۔بی۔سی۔ لنڈن کے ذمہ داروں نے جماعت سے معذرت کے ساتھ درخواست کی کہ ایسی بین الاقوامی اہم جماعت کے بارے میں اُن کے نمائندے بروقت پُورے طور سے واقف و آگاہ نہ تھے اس لئے وہ اپنے سامعین کو صحیح معلومات نہ دے سکے۔ اس لئے اب ہمیں آگاہی بخشی جائے۔ اسی طرح ہمارے اپنے ملک بھارت کے متعدد اخبارات و رسائل کے ایڈیٹروں اور اخباری نمائندوں نے مختلف اوقات میں انٹرویو لئے۔ خود قادیان سے معلومات حاصل کیں اور ان کی روشنی میں اپنے خیالات کو اخباروں کی زینت بنایا ــــــ اسی نقطہ نظر سے رانچی سے شائع ہونے والے اُردو ڈائجسٹ "شبستان" نے جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا تفصیلی انٹرویو اور ماہ اگست کے پرچہ میں اسے شائع کیا۔ اس سے بھی وسیع پیمانہ پر یکجائی طور پر جماعت کے اپنے الفاظ میں اس کا صحیح نقطۂ نظر پبلک کے سامنے آیا۔ اس طرح مل جل کر تمام مخالفانہ پروپیگنڈوں کے تار و پود بکھر گئے جو احمدیت کے متعلق مخالفین کی طرف سے بُنے جا رہے تھے۔ اور عوام کو جماعت سے بدظن کر کے دُور رکھنے کی مذموم کوششیں کی جا رہی تھیں:

ایک طرف جماعت کی غیر معمولی مقبولیت اور عوام کی اس میں بڑھتی ہوئی دلچسپی اور دوسری طرف حق کے لئے اُن کی عملی جستجو یہ تمام صورتِ حال علماءِ ہند پر بجلی بن کر گری ــــ ان کی راتوں کی نیند حرام ہو گئی۔ یہ لوگ یہاں تو فسادات کی وہ صورت پیدا نہیں کر سکتے تھے کیونکہ نہ تو اس ملک کا سیکولر آئین ان کو اس قسم کی غیر انسانی کارروائی کرنے کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہی یہاں کی حکومتی مشینری ایسی کمزور ہے کہ مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں میں کھیلنے لگے۔ البتہ ملک میں ہر شخص کو تحریر و تقریر کی پوری آزادی ہے۔ اس لئے علماء نے اسی ذریعہ سے اپنا جوش و خروش نکالنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ احمدیت کے خلاف جھوٹے اور من گھڑت پروپیگنڈے کی ایک مہم شروع کر دی۔ علماء کی طرف سے جاری شدہ اخباروں نے اپنی علمیت کا سکہ جمانے کے لئے اس مہم میں حصہ لینا ہی تھا۔ اس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے تیسرے درجہ کے دیگر مسلم اخبارات جن کو اس سے قبل کوئی پُوچھتا بھی نہ تھا۔ برساتی مخلوق کی طرح آج جگہ جگہ سے آوازیں نکالتے باہر نکل آئے ہیں۔ خواہ ایسے اخباریوں کا علمی سرمایہ دوسروں کے پس خوردہ کو اپنے پرچہ کی غذا بنا لینے سے زیادہ نہ ہو۔ اور ان کا اہمیتِ صرف چند منٹ کے مذہبی جنون کو پُورا کر لینے کے بعد ردّی میں پھینک دینے کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ پھر بھی آج یہ لوگ اپنے تئیں پانچوں سواروں میں شمار کرتے نظر آ رہے ہیں۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ ہر مسلمان اخبار بڑے سے لے کر چھوٹے تک (الّا ماشاء اللہ) احمدیت پر گند اُچھالنے میں مصروف ہے۔ اور بڑے فخر کے ساتھ اپنا پرچہ ہمیں بھیجتا ہے کہ گویا ایسا کر کے اس نے بڑا معرکہ سر کر لیا۔ اور ہم پر بڑی فتح پائی۔ مگر ہمیں تو اِن لوگوں کے کردار پر افسوس ہی آتا ہے کہ مُسلمان کہلا کر بھی رُوحانیت اور علمی بصیرت سے تہی دامن ہیں۔ ہماری اُن کے حق میں ہمیشہ یہی دُعا رہتی ہے کہ خدا تعالےٰ اُن کے دِلوں کی تاریکیاں جلد دُور کرے اور انہیں امام مہدی کی شناخت کی توفیق بخشے تا اُس بُرے انجام سے بچ جائیں جس کی طرف وہ اپنی نادانی کے سبب جلد جلد بڑھ رہے ہیں۔

رہی ان سب کی مخالفت تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ احمدیت کے یوم تاسیس ہی سے اُسے مخالفت کا سامنا رہا ہے۔ اور جب بھی مخالفت نے شدّت اختیار کی، یہی چیز جماعت کی غیر معمولی ترقی اور سربلندی کے لئے کھاد کا کام دے گئی۔ اور اب جو تازہ مخالفانہ منصوبہ منظرِ عام پر آیا اور سابقہ مخالفتوں سے بھی نمبر لے گیا تو احمدیت بھی ایک نئی شان سے دُنیا کے نقشہ پر اُبھرنے لگی ہے ــــــ!!

اس پس منظر میں علماء دار العلوم دیوبند کا یہ اعلان اپنی تمام تر سابقہ ناکامیوں کے ساتھ ساتھ کس قدر مضحکہ خیز ہے جو اخبار "الجمعیۃ" دہلی مجریہ ۱۹ راگست ۷۴ء میں ایک چوکھٹہ کے اندر ان الفاظ میں شائع ہُوا ہے:۔

"علمائے دار العلوم دیوبند اس فتنے کی سرکوبی کے لئے ہمیشہ سے جدّ و جہد کرتے رہے ہیں۔ مناظروں کے ذریعہ تقریروں اور کتابوں کے ذریعہ قادیانیت کی پھیلائی ہوئی خرافات اور بے بنیاد باتوں کے ازالے اور اسلام کی مدافعت کے سلسلہ میں سب سے بڑا رول ان ہی حضرات نے ادا کیا ہے"

اس موقعہ پر ہمیں جماعت کے اشد ترین مخالف مولانا عبد الرحیم اشرف ایڈیٹر المنبر لائلپور کا کھُلا اعتراف یاد آجاتا ہے جو موصوف نے علماء کی شدید مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی کے بارہ میں کیا۔ اس کا متعلقہ حصّہ اب بھی علماءِ دیوبند کے لئے قابلِ مطالعہ ہے۔ موصوف لکھتے ہیں:۔

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی ہے۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ۔ تعلق باللہ۔ دیانت۔ خلوص۔ علم اور اثر کے اعتبار سے **پہاڑوں جیسی شخصیتیں** رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری۔ مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ و غفر لہم کے بارے میں ہمارا حسنِ ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے۔ اور ان کا اثر و رسُوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو اُن کے ہم پایہ ہوں ...... اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام تر کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہُوا ہے"

(المنبر لائلپور ۲۳ رمارچ ۱۹۵۶ء)

جماعت احمدیہ کے مقابل پر ایسی کھلی ناکامیوں اور نامرادیوں کا نتیجہ ہے کہ اپنے مذکورہ بڑے بول کے باوجود دل ہی دل میں جماعت کی مقبولیت سے علماء دیوبند نہایت درجہ خائف ہیں۔ اگر ان لوگوں کے مناظروں میں پیش کردہ دلائل کا کچھ وزن ہوتا، یا اُن کی تقریروں اور کتابوں میں کچھ تاثیر اور جاذبیت ہوتی تو پھر عامۃ المسلمین کو محض فتووں کے سہارے پر احمدیوں کے ساتھ میل جول رکھنے اور ان سے تعاون سے روکنے کے لئے جناب مہتمم صاحب دار العلوم دیوبند اپنا تازہ "ضروری اعلان" نہ کرتے جو اخبار الجمعیۃ ۱۹ راگست میں شائع ہُوا۔ اور اس میں صاف کہا گیا کہ:۔

"قادیانیت کا فتنہ جو آزادی کے بعد ہندوستان میں نیم مُردہ رہا ہے گویا تھا اب بعض حلقوں کے تحت پھر سر اُٹھا رہا ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے قادیانیت ایک داخلی فتنہ کی صورت میں پھر نمودار ہو۔ اور مسلمانوں کی گمراہی کا سبب بن جائے جس سے ملّت کی دینی، معاشرتی اور اجتماعی زندگی کا ہر گوشہ مسموم ہو سکتا ہے اس اندیشہ کے تحت ضروری ہے کہ ہندوستان کا ہر مسلمان...... قادیانیت کے تازہ فتنے سے ہوشیار رہے۔ اور ایسے لوگوں سے بالکلیہ پرہیز کرے جو مسلمانوں کے بھیس قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف نظر آئیں۔ ایسے افراد سے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

فلاح اور خوشحال زندگی کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے

تم اس کی ذات اور صفات کو ہمیشہ پہچانتے رہو اور معرفت کے مقام پر قائم رہو!

خدا کرے کہ جس طرح اِس دُنیا میں صفاتِ الٰہیہ کے جلووں سے مستفید ہوئے حشر کے دن بھی ہمیں ان کے پیارے جلوے نصیب ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۴ احسان ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۴ جون ۱۹۶۸ء بمقام گھوڑا گلی ۔ مری۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

انسان کی فلاح اور خوشحال زندگی

کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس لئے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت حاصل نہ ہو اُس وقت تک انسان ان صفات کے فیوض سے صحیح طور پر حصہ نہیں لے سکتا۔ اور نہ ہی اس معرفت کے بغیر وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بن سکتا ہے۔ جس غرض کے لئے اُسے پیدا کیا گیا ہے۔

گزشتہ جمعہ مَیں نے اُن چار اُمہات الصفات میں سے جن کا ذکر سورۂ فاتحہ میں ہے دو صفات کے متعلق کچھ بیان کیا تھا، اختصار کے ساتھ، ایک صفتِ رحیمیت کے متعلق اور دوسری صفتِ رحمانیت کے متعلق۔

رحیمیت کی صفت تقاضا کرتی ہے کہ انسان اعمال کے نتیجہ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر چھوڑے اور اس حقیقت کو پہچانے کہ تدبیر کرنا انسان کا کام ہے اور

نتیجہ نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے

اِس دُنیا میں جو اسباب کی دُنیا ہے خدا تعالیٰ کی اس صفت کے جلوے بہت سے لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ کیونکہ اسباب کے پردے میں وہ جلوے بہت حد تک مستور ہوتے ہیں لیکن ایک مومن بندہ یہ جانتا ہے کہ انسان خواہ کتنی ہی تدبیر کیوں نہ کرے جو اسباب اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں ان کا بہترین استعمال کرے۔ اپنی قوتوں اور استعدادوں کو ضائع نہ ہونے دے۔ اور ان کا صحیح استعمال کرے اور دُعا بھی کرے کہ یہ بھی تدبیر ہی ہے ـــــ پھر بھی دعا کو قبول کرنا اور اسباب کا وہ نتیجہ نکالنا جو یہ شخص چاہتا ہے کہ نکلے۔ جس نے تدبیر کے ذریعے ان اسباب کو استعمال کیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ محض تدبیر کرنے سے یقینی طور پر وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو تدبیر کرنے والا چاہتا ہے۔ نہ ساری دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ہماری اس زندگی میں ہزاروں بار یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ تدبیر کو انسان اپنی انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ دُعاؤں میں کوئی کمی نہیں رکھتا۔ بظاہر، لیکن دُعائیں بھی رد کر دی جاتی ہیں۔ اور تدابیر بھی بے نتیجہ ثابت ہوتی ہیں۔ اور انسان حیران اور پریشان ہوتا ہے کہ میں نے کیا کچھ تھا اور چاہتا کچھ تھا، لیکن ہوا کچھ اَور۔ اور

میری خواہش کے مطابق

میری تدبیر کا نتیجہ نہیں نکلا۔ بیسیوں خطوط مجھے آتے رہتے ہیں۔ پوری کوشش کرتے ہیں اپنی سمجھ کے مطابق لیکن جس قسم کی تجارت بھی کرتے ہیں اس میں ناکام ہو جاتے ہیں اور سرمایہ ضائع ہو جاتا ہے۔

تو تدبیر کرنا انسان کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو اسباب کی دُنیا بنایا ہے۔ اور انسان کو بہت سی قوتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ تدبیر کر سکتا ہے۔ اسی لئے وہ اس قابل ہے کہ وہ تدبیر کرے، وہ کام کرے، وہ محنت کرے، وہ سوچے، وہ اپنا عقل سے کام لے، وہ کامیابی کے بہترین طریقے جو ہیں ان پر چلے۔ لیکن یہ سب کچھ کرنے کے بعد اگر وہ یہ سمجھے کہ جس طرح ایک اور ایک مل کے دو بن جاتے ہیں، اسی طرح میری تدبیر اور دُعا کا ضرور نتیجہ نکلے گا تو وہ غلطی پر ہوتا ہے اور اپنی دُنیا میں، اس ٹھوس اور مادی دُنیا میں ساری تدبیروں کو بے نتیجہ ہوتے، ساری دُعاؤں کو رد ہوتے وہ دیکھتا ہے ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں متوجہ کیا ہے کہ خدائے رحمٰن کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ یعنی اپنے پر ایک قسم کی موت وارد کر کے اُس کے حضور جھکو۔ (اور یہ دُعا عام دُعاؤں کی قسم کی نہیں ہوتی) اور اس سے کہو کہ اَے ہمارے رحمٰن رب! تو نے اَن گنت اور بے شمار نعمتیں ہمارے لئے پیدا کیں اور ہمارے عمل کو اس میں کوئی دخل نہیں تھا۔ کیونکہ وہ پیدائش سے بھی پہلے وجود میں آ چکی تھیں۔ اُن اسباب، اُن نعمتوں سے آج ہم فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اُٹھا نہیں سکتے۔ ہم اگر تیری رحیمیت کا جلوہ دیکھنے کے قابل نہیں تو اَے رحمان خدا! ہمیں اپنی

رحمانیت کا جلوہ

دِکھا۔

اِن دو کے علاوہ دو اور اُمہات الصفات ہیں جو سورۂ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں۔ ایک پہلی صفت جو ربوبیّت کی صفت ہے۔ اور ایک چوتھی صفت جو مالکیتِ یوم الدین کی صفت ہے۔

یہ چار صفات ایسی ہیں جن کے جلووں کا تعلق پیدائشِ عالم سے لے کر حشر کے دِن تک پھیلا ہوا ہے۔ ربوبیت کی صفت جلوہ گر ہی اس وقت ہوتی ہے جب پیدائش شروع ہو جائے۔ جب خالق خلق کرتا ہے اور وہ تمام سامان پیدا کرتا ہے کہ اس کی مخلوق اُن استعدادوں کو اپنے کمال تک پہنچائے جو اس نے ان کے اندر رکھی ہیں۔ خصوصاً انسان کے اندر بڑی استعدادیں اور قوتیں اُس نے رکھی ہیں۔ اور بڑی طاقتیں اس میں ودیعت کی ہیں۔ تو

رُبوبیّت کا جلوہ

پیدائش کے وقت سے شروع ہو گیا۔ کیونکہ ربّ کے معنی ہیں خالق۔ پیدا کرنے والا جو بہت سی قوتیں اور استعدادیں بھی ہر چیز میں پیدا کرتا ہے اور مرتبہ بمرتبہ اُن کو نشوونما کرتے ہوئے اس چیز کو اپنے کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ دُنیا کی ہر چیز جو ہے وہ ربوبیت کے اس دَور میں سے گزر رہی ہے۔ مثلاً ہیرا بنتا ہے۔ تیار

لاکھوں سال اس پر گزر جاتے ہیں۔ تب وہ ہیرے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ درجہ بدرجہ اس میں تبدیلیاں ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور وہی مٹی کے ذرات جو آپ لوگوں کی جوتیوں کے تلوے کے نیچے حقیر اور بے قیمت ہوتے ہیں وہی ذرّے ہیرے کی شکل اختیار کر جاتے ہیں۔

جس درخت کے سایہ کے نیچے اس وقت ہم بیٹھے ہیں ایک چھوٹا سا بیج تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیج میں جو طاقتیں اور استعدادیں رکھی تھیں اُس کے نشو و نما کے اُس نے سامان پیدا کئے۔ بارش برسائی۔ زمین کے ذرّوں میں ایسی قوتیں پیدا کیں جو اس درخت کی ٹہنیاں اور یہ لمبی لمبی سوئیوں کی طرح کے جو پتے ہیں وہ بن سکیں۔ اگر زمین کے ذرّوں میں یہ طاقت نہ ہوتی تو درخت یہ شکل اختیار نہ کرتا اور پھر یہ بڑھتے بڑھتے اپنی طاقت کے مطابق اپنی بلندیوں کو پہنچ جائیگا۔ اور اگر انسان اسے نہ کاٹے تب بھی اس کی قوتوں پر فنا آجائے گی۔ لیکن اس کی نشو و نما کے سارے سامان اس کی زندگی کے لئے جو درکار تھے وہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیئے۔ اور یہ ربّ ہے جس کے جلوے ہیں

ہر چھوٹی اور بڑی چیز

میں نظر آتے ہیں۔

اسلام نے ربّ کا تخیّل جو ہمیں دیا ہے وہ یہ نہیں کہ اللہ نے پیدا کیا اور پھر آرام کرنے لگ گیا یا دوسرے کاموں میں مشغول ہو گیا اور پیدائش کے ساتھ جو پہلے کر چکا ہے اس کا ہر وقت کا زندہ تعلق قائم نہ رہا بلکہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت کی جو صفت ہے اُس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک چھوٹے سے فقرہ میں بڑی بنیادی چیز ہمیں بتائی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ربوبیت کا فیضان تمام کائنات کی جان ہے۔ پھر فرماتے ہیں۔ ایک لمحے کے لئے یہ فیضان منقطع ہو جائے تو تمام عالم نابود ہو جائے۔ تو اس نے پیدا کیا، نشو و نما کے سامان پیدا کئے اور ہر وقت ایک زندہ تعلق اپنی مخلوق کے ساتھ اُس نے قائم رکھا ہے۔ اگر ربوبیت کا یہ تعلق ایک لحظہ کے لئے بھی منقطع ہو جائے مخلوق کے ساتھ تو وہ قائم نہ رہے جس طرح وہ نیست سے ہست ہوئی تھی۔ ہست سے نیست ہو جائے فنا ہو جائے فوری طور پر۔

تو ربّ کا تعلق ہر وقت اور ہر آن ہر چیز سے ہے، جس کو اس نے پیدا کیا ہے۔ یہ تعلق انسان کے ساتھ بھی ہے۔ اور انسان کو اس نے بڑی استعدادیں دیں اور اپنے قرب کے لئے اس نے اُسے پیدا کیا۔ اور اپنی صفات کا مظہر بننے کی قابلیت اُس کے اندر رکھی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ بنی نوعِ انسان کو بحیثیت ایک نوع کے ایک بڑے ہی نچلے درجہ سے آہستہ آہستہ اُٹھا کر اُس نے اس مقام پر پہنچایا کہ جہاں

اِنسانِ کامل کی پیدائش

ممکن ہو سکتی تھی۔ اور انسانِ کامل کی پیدائش کر دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور ایک کامل کتاب آپؐ کے ذریعہ بنی نوعِ انسان کو ملی۔ انسانی شعور اور انسانی عقل آپؐ کے زمانے میں اپنی کمال کو پہنچا۔ اور اس کمال کو قائم رکھنے کے لئے دنیا کی تدبیر، جس طرح اور تدبیریں اس نے کیں، قرآن کریم کی شکل میں انسان کو دی۔ کہ اگر اس پر انسان غور کرتا رہے اور اس کے احکام کی پیروی کرے تو انسان کی عقل بھی اپنے معراج پر قائم رہے گی۔ اور اس کی رُوحانیت بھی اپنی رفعتوں سے نیچے نہیں گرے گی۔

ربّ کی جو ربوبیت ہے اس کے جلوے انسان سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور مٹی کے ذرات سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ ہر مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اس خَلق کا

عالمین کی پیدائش کا خلاصہ

اور لُبّ جو تھا وہ انسانِ کامل تھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ذریعہ سے انسان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ اگر وہ چاہے تو اپنی عقل کے معیار کو بھی بلند تر مقام پر رکھ سکتا ہے اور رُوحانی رفعتوں کو بھی زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکتا ہے۔

جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو صحیح طور پہ نہ پہچانیں، ہم غافل ہو جائیں گے اگر ہم یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی تو ہم سے تعلق رکھتا ہے، کبھی ہم سے غافل

ہو جاتا ہے تو پھر تو اس لَو میں رہیں گے ناکہ جو اس کی (نعوذ باللہ) غفلت کا زمانہ ہے اس میں ہم ایسی باتیں بھی کر جائیں جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ (العیاذ باللہ) لیکن اس کا تعلق تو ہر آن اور ہر وقت ہم سے ہے۔ دوسری مخلوق سے بھی ہے۔ لیکن انسان سے بھی ہے۔ اور ربوبیت کا یہ تعلق ہی ایک زندہ تعلق ہے جو انسان سے ہے۔ اس نے انسان کے لئے اس بات کو ممکن بنا دیا کہ وہ اپنی جسمانی اور روحانی بقاء کو حاصل کر سکے اور رفعتوں کو پا سکے۔ یہ تو تھی وہ صفت کہ خَلق کے ساتھ ہی اُس کے جلوے ہر آن ہمیں نظر آنے لگیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے بہترین اور عظیم جلووں کے لئے پیدا کیا ہے یہ دنیا جو ہے وہ مادی دنیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے جو جلوے یہاں ہمیں نظر آتے ہیں وہ اسباب کے پردہ میں چھپے ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے بہت ہیں اندھے آنکھوں کے اور دِل کے جو

خدائے رحیم کے جلوے

دیکھ ہی نہیں سکتے۔ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے حاصل کرنا ہے۔ اپنے زور، طاقت، مال، اثر، رسُوخ، اقتدار یا عِلم سے حاصل کرنا ہے۔ یہ نہیں جانتے کہ جس خدا نے عِلم دیا ہے، عقل دی ہے وہی خدا جب غضب میں آتا ہے تو عقل و علم کو جنُون سے بدل دیتا ہے۔ نہیں سمجھتے کہ جس ہستی نے مال دیا ہے وہ ہستی اتنی قادر و توانا ہے کہ جب اس کا غصہ انسان خرید لے تو وہ دولت کو فقیری میں بدل دیتا ہے۔ جو یہ سمجھتا ہے کہ میری صحت بڑی اچھی ہے۔ اور میں اکیلا ہی سو آدمیوں پر بھاری ہوں۔ اور اپنے جسم کی صحت کے نتیجہ میں وہ تکبّر اختیار کرتا ہے وہ نہیں جانتا کہ ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں خدا کے قہر کا جلوہ اس پر فالج وارد کر سکتا ہے۔ اور ساری اس کی طاقتیں اور سارا اس کا تکبّر اور گھمنڈ خاک میں مل جاتا ہے۔ اور کچھ بھی باقی اس کا نہیں چھوڑتا۔ لیکن چونکہ یہ اسباب کی دُنیا ہے۔ انسان بعض دفعہ غفلت برتتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رحیمیت کے جلووں اور اس کی رحمانیت کے جلووں کو دیکھ نہیں سکتا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ مادی دنیا ہے اسباب کی دنیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے جلوے اپنی پوری شان کے ساتھ اس مادی دنیا میں نظر ہی نہیں آسکتے۔ وہ جلوے عدم کو چاہتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک صفت یہاں مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بیان کی ہے یہ صفت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس عالمین کو ربّ العالمین نے پیدا کیا تھا اس عالمین کو وہ اللہ جو

تمام صفاتِ حسنہ سے متّصف

اور قدرتوں کا مالک ہے، ایک وقت میں فنا کر دے اور سارے حجاب دُور ہو جائیں۔ اور اس کے عظیم جلوے انسان پر ظاہر ہونے لگیں اور اس کو نظر بھی آنے لگیں، کوئی حجاب بیچ میں نہ رہے۔ اس کے قہر کے جلوے شقاوتِ عظمیٰ رکھنے والے دیکھیں۔ اور اس کے پیار کے جلوے اور اس کے جمال کے جلوے اور اس کے حُسن و احسان کے جلوے وہ دیکھیں جو سعادتِ عظمیٰ رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے یہ جلوے ہر قسم کے حجاب سے باہر نکل کر اس کے سامنے آئیں۔ اس غرض کے لئے اس نے جزا سزا کا دن رکھا ہے۔ اور ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ اس دنیا کی بھول، اور خطا اور نسیان اور غفلت اور گناہ اور عصیان اور خدا سے دُوری کی برداشت انسان کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہ کرنا چاہیئے۔

اعمال کا نتیجہ اس دن نکلے گا اور وہ نتیجہ کوئی معمولی نہیں۔ وہ نتیجہ اس دن نکلیگا جو

جزا سزا کا دِن

ہے اور تمہارا ربّ جو رحمان اور رحیم ہے وہ مالک کی حیثیت سے تمہارے سامنے جلوہ گر ہوگا۔ چونکہ وہ مالک کی حیثیت سے جلوہ گر ہوگا۔ تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر یہ نہیں کہہ سکے گا کہ ہمارے ربّ ہمارا تجھ پر یہ حق ہے ہمیں دے کیونکہ جو مالک ہے، ہر ایک چیز کا اُس پر کسی کا کوئی حق نہیں ہو سکتا۔ عقل بھی اس کو تسلیم نہیں کرتی۔ اور نہ کر سکتی ہے۔ اور چونکہ وہ مالک ہے اس لئے امید بھی دلا دی کہ اگر وہ چاہے تو جتنا چاہے دیدے۔ وہ جتنے گناہ چاہے معاف کر دے، وہ جتنا فضل کرنا چاہے فضل کرے۔ لیکن

ایک دولت مند امیر جس کے کارخانے میں ایک ہزار مزدور کام کر رہا ہے یہ مزدور اس سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ کچھ حقوق ہیں ان کے۔ کچھ ایسے حقوق ہیں جو مالک نے تسلیم کئے ہیں۔ کچھ ایسے حقوق ہیں جو دنیا تسلیم کرتی ہے اور حق دلواتی ہے۔ کچھ ایسے حقوق ہیں جو حکومتیں دلواتی ہیں۔ کچھ ایسے حقوق ہیں جو حکومتوں کا تختہ الٹ کر حاصل کر لئے جاتے ہیں۔ یہ دنیا ایسی ہے۔ لیکن وہاں تو اس طرح نہیں ہوگا۔ مالک کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا کوئی شخص کھڑے ہو کر یہ نہیں کہہ سکتا۔ نہ یہاں نہ وہاں۔ لیکن وہاں تو اس کے جلوے اس قدر

عظمت اور جلال اور شان

کے ساتھ ظاہر ہوں گے کہ کسی شخص کو یہ جرأت ہی نہ ہو سکے گی کہ وہ سمجھے کہ میرا کوئی حق ہے جو مجھے ملنا چاہیئے۔ حق کوئی نہیں کسی کا۔ جس نے پیدا کیا سارے حقوق اسی کے ہیں جو ہمارا ربّ ہے جس کی رحمانیت کے ہم نے جلوے دیکھے ہیں۔ جس کی رحیمیت کے پیار کو ہم نے محسوس کیا ہے، جب اس کے سامنے ہم جائیں گے تو ہماری رُوح پکار رہی ہوگی کہ اے ہمارے ربّ! ہمارا تجھ پر کوئی حق نہیں۔ لیکن ہم تیرے فضل اور تیری رحمت کے بھکاری ہیں۔ ہم اس کی صدا دیتے ہیں کہ اپنے فضل اور رحمت سے ہمیں نواز۔ ہماری غفلتوں کو نظر انداز کر دے۔ تو مالک ہے۔ اگر ہم نے تیرا گناہ کیا۔ اگر ہم نے کچھ خطائیں کی ہیں۔ اگر ہم نے تیری دُنیا میں وہ کیا جو تو ناپسند کرتا تھا۔ تو آج اس دنیا میں مالک کی حیثیت سے ہمیں معاف کر دے۔ مالک کا جلوہ جو ہے وہ حقیقی معنی میں حقیقی رنگ میں اس دنیا میں نظر نہیں آتا۔ کیونکہ یہ پردے کی دُنیا ہے اس لئے ضروری تھا کہ جزا سزا کا دن مقرر کیا جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات کے

کامل اور اکمل اور اصفیٰ جلوے

کسی قسم کی کدورت کے بغیر وہ ہم پر ظاہر ہوتے اور پھر ہمیں وہ لذّت اور سرور حاصل ہوتا جو اس دُنیا میں حاصل ہونا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ یہاں ہے اسباب کی دُنیا، جلوے پردوں میں چھپے ہوئے ہیں۔

انسان ناقص اس دنیا کا جو ہے جس طرح نہایت کالے شیشوں والی عینک لگا کے سُورج کی روشنی کا دسواں یا بیسواں حصّہ نظر آتا ہے۔ اسی طرح یہ اسباب کے جو مادی دُنیا میں سامان ہیں ان کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی صفات کے جلووں کے انوار کا دسواں یا بیسواں یا چالیسواں یا پچاسواں یا سواں یا ہزارواں حصّہ جتنی جتنی کسی نے زیادہ سیاہی والی عینک لگائی ہوئی ہے انسان دیکھتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے مقرب بندے ہیں وہ دوسروں کی نسبت زیادہ صاف جلوے دیکھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں، لیکن جو نظارے خدا تعالےٰ کی صفات کے وہ مشاہدہ کرتے ہیں وہ نظارے بھی یوم جزا، حشر کے دن کے، جو صفاتِ باری کے جلوے ہوں گے ان کے مقابلہ میں بہت کم درجہ کے ہیں۔ لیکن بہرحال

اُس دُنیا کی ایک جھلک

ان مقربین الٰہی کو نظر آجاتی ہے۔ لیکن عوام کو تو کچھ بھی نظر نہیں آتا تو وہ تو غفلت میں بھٹکتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اگر تم جزا سزا کے دن اللہ تعالےٰ کے قہر سے بچنا چاہتے ہو۔ اور اگر تم اُس کے پیار اور اُس کی جنّت سے زیادہ سے زیادہ حصّہ لینا چاہتے تو اس بات کو یاد رکھو کہ تمہارا خدا مالک یوم الدّین ہے۔ وہ ایک مالک کی حیثیت سے جس کے خزانے لامحدود ہیں۔ غیر محدود جزا دے تو اس کو کوئی یہ نہیں کہنے والا کہ تم نے انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا۔ کیونکہ انصاف کا تقاضا تو وہاں پیدا ہوتا ہے کہ جو مال دیا جائے وہ

کسی اور کا ہو۔ مثلاً اگر ایک جج فیصلہ یہ دے کہ زید نے بکر کا نقصان تو سو روپیہ کا کیا تھا۔ لیکن میں اپنی طرف سے اس کو دس ہزار روپیہ زید کے مال میں سے دے دیتا ہوں تو ناانصافی کرنے والا ہے لیکن اگر مالک ہو خود مثلاً اس دنیا میں بڑی ناقص مثال ہے لیکن سمجھانے کے لئے یہی مثال دی جا سکتی ہے کہ آپ کا ایک نوکر ہے۔ وہ سو روپیہ تنخواہ پر مقرر ہے ایک دن وہ اس کو بلا کر کہتا ہے کہ تنخواہ تو تمہاری سو ہے لیکن میں اپنی طرف سے اپنے مال میں سے تمہیں سارے سال کی گندم دے دیتا ہوں۔ یا

ہزار روپیہ انعام

دے دیتا ہوں کیونکہ تمہاری لڑکی کی شادی ہونے والی ہے تو کوئی شخص نہیں کہے گا کہ بڑا ظلم کرنے والا اور غیر منصف ہے یہ مالک۔ تو اللہ تعالےٰ کے چونکہ خزانوں کی کوئی انتہا نہیں وہ غیر محدود ہیں اس واسطے بحیثیت مالک اگر وہ ابدی جنتیں انعام میں دے تو کسی کا حق نہیں مارا گیا۔ اُس نے بحیثیت مالک ہمیں دیا۔ لیکن خوف اور قلق بھی بڑا دل میں پیدا ہوتا ہے جب انسان یہ سوچتا ہے کہ جب ہمارا کچھ ہے ہی نہیں۔ اور ہمارا کوئی حق نہیں بنتا تو اس کا نتیجہ تو یہ ہوا کہ ہم نے اپنی طرف سے جو نیکیاں کیں، خدا تعالےٰ کو خوش کرنے کے لئے جو اعمالِ صالحہ بجالائے وہ بھی دراصل ہماری نیکیاں اور ہمارے اعمالِ صالحہ نہیں۔ کیونکہ ان نیکیوں کے کرنے کی طاقت، صدقہ و خیرات جو ہم نے دیا اس مال کی ملکیت تو ربّ کی تھی۔ ہمارا تو نہیں تھا کچھ بھی۔ تو انسان خود کو فی الحقیقت بالکل تہی دست پاتا ہے۔ جب مالک یوم الدین کی صفت سامنے آتی ہے اور اُس وقت اس کے دل میں یہ احساس پختہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی رحمت کے بغیر نہ مغفرت کا حصول ممکن، نہ ابدی جنتوں اور اس کی رضا کا حصول ممکن، تو یہ تہی دست ہونے کا احساس اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے۔

مالک یوم الدّین کی صفت

انتہا ہے ان چاروں اُمہات الصفات کی۔ پیدا کیا، ترقی دی، نشو و نما کے سامان پیدا کئے۔ اس دُنیا میں بے شمار، اَنْ گِنت، جیسا کہ خود قرآن نے دعویٰ کیا ہے اور ایک عقل مند اس کو صحیح سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اَنْ گِنت نعمتیں اس نے عطا کیں۔ اور جسمانی لحاظ سے اور ذہنی لحاظ سے اور اخلاقی لحاظ سے اور رُوحانی لحاظ سے رفعتوں پر پہنچاتا چلا گیا۔ لیکن جب انسان جو حقیقتاً اپنے ربّ کی اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کر لیتا ہے، جب اس مقام پر پہنچا کہ اس نے سمجھا کہ میں نے انتہائی رفعت کو پا لیا۔ اسی وقت اُس کے سامنے اس کا مالک آجاتا ہے۔ یعنی خدا جو مالک یوم الدین ہے، اور اس کو یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اسی کا سہارا تھا۔ اُس نے سہارا دیا اور بلندیوں پر لے گیا۔ اپنے نفس کو دیکھتا ہوں تو خالی ہاتھ پاتا ہوں۔ تب ایک انتہائی خوف اور قلق دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان اپنے ربّ کے حضور جھکتا ہے اور کہتا ہے کہ اے خدا کسی نیکی کا، کسی بزرگی کا، کسی پاکیزگی کا میں دعویدار نہیں ہوں۔ لیکن اے میرے پیارے تو مالک یوم الدین ہے۔ اس واسطے مالک کی حیثیت سے مجھ پر اپنی رحمت کو نازل کر اُس دن جس دن تو سب دُنیا کو اکٹھا کرے گا اور تیرا فیصلہ حق کا فیصلہ ہوگا۔

خدا کرے کہ ہم اس کی صفات کو ہمیشہ پہچانتے رہیں اور

معرفت کے مقام پر رہیں

اور اس کی ربوبیت اور اس کی رحمانیت اور اس کی رحیمیت سے جس طرح ہم اس دُنیا میں فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح تہی دست ہونے کے باوجود اس کی صفت مالکیت یوم الدین کے پیار سے حشر کے دن ہمیں دیکھنے نصیب ہوں اور یہ اُسی کے فضل سے ہو سکتا ہے۔

تبرکات

یہ ظُلمِ نارَوا کس وجہ سے ہم پر روا ہوگا

کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مطبوعہ الفضل ۲۰ جون ۱۹۶۷ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات (نومبر ۱۹۶۵ء) کے بعد حضور رضؓ کے کاغذات سے حضور رضؓ کا حسب ذیل منظوم کلام ملا جو ۲۰ جون ۱۹۶۷ء کو الفضل ربوہ میں شائع ہوا۔ ان اشعار کو پڑھیئے اور دیکھیئے کہ تمام وہ حالات جن سے اس وقت جماعت کو گزرنا پڑ رہا ہے کس طرح حق تعالیٰ نے اپنے بندے کے قلم سے ایک عرصہ پہلے پوری تفصیل کے ساتھ نظم کروا دیئے۔ اور ساتھ کے ساتھ جس انداز میں احباب کو تسلی دلائی گئی ہے وہ نہایت درجہ ایمان افروز بھی ہے اور پُر از حقیقت بھی ——— (ایڈیٹر)

جناب مولوی تشریف لائیں گے تو کیا ہوگا
وہ بھڑکائیں گے لوگوں کو مگر اپنا خُدا ہوگا

یہی ہوگا نا! غُصّہ میں وہ ہم کو گالیاں دیں گے
سُنائیں گے وہ کچھ پہلے نہ جو ہم نے سُنا ہوگا

ہم اُن کی تلخ گفتاری پہ ہرگز کچھ نہ بولیں گے
جو بگڑے گا تو اُن کا مُنہ، ہمارا ہرج کیا ہوگا

وہ کافر اور مُلحد ہم کو بتلائیں گے ممبر پہ
ہمارے زندقہ کا فتویٰ سب میں برملا ہوگا

کہیں گے قتل کرنا اُس کا جائز بلکہ واجب ہے
جو اس کو قتل کر دے گا، وہ محبوبِ خُدا ہوگا

جو اس کا مال لُوٹے گا، وہ ہوگا داخلِ جنّت
جو حملہ اس کی عزّت پر کرے گا، باصفا ہوگا

جو اُس کے ہاتھ سے چھُو جائے اچھوتوں کی طرح ہوگا
جو اس سے بات کرلے گا وہ شیطاں سے بُرا ہوگا

ہر اک جاہل یہ باتیں سُن کے بھر جائے گا غصّے سے
ہمارے قتل پر آمادہ ہر چھوٹا بڑا ہوگا

وہ جن کے پیار و اُلفت کی قسم کھاتے تھے ہم اب تک
ہر اک اُن میں سے کل پیاسا ہمارے خُون کا ہوگا

تعلق چھوڑ دیں گے باپ ماں بھائی برادر سب
جو اَب تک یارِ جانی تھا وہ کل ناآشنا ہوگا

وہ جن کی صحبت و مجلس میں دن اپنے گزرتے تھے
ہمارے ساتھ اس کا کل سُلوکِ ناروا ہوگا

ہماری سنگ باری کے لئے پتھر چُنیں گے سب
کمر میں ہر کس و ناکس کے اِک خنجر بندھا ہوگا

اکابر جمع ہو کر بھنگیوں کے گھر بھی جائیں گے
کہیں گے گر کروگے کام اِن کا تو بُرا ہوگا

اگر سودے کی خاطر ہم کبھی بازار جائیں گے
ہر اک تاجر کہے گا جا میاں! ورنہ بُرا ہوگا

ہمارے واسطے دُنیا بنے گی ایک ویرانہ
سِوا اُس یارِ جانی کے نہ کوئی دُوسرا ہوگا

ہمیں وہ ہر طرف سے ڈھانپ لیگا اپنی رحمت سے
جو آنکھوں میں بسا ہوگا تو دِل میں وہ چھُپا ہوگا

تبھی توحید کا بھی لطف آئے گا ہمیں صاحب
زمیں پہ بھی خُدا ہوگا، فلک پر بھی خُدا ہوگا

سمجھتے ہو کہ یہ سب کچھ ہمارے ساتھ کیوں ہوگا؟
یہ ظُلمِ نارَوا کس وجہ سے ہم پر رَوا ہوگا؟

ہمارا جُرم بس یہ ہے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں
کہ جب ہوگا اِسی اُمّت سے پَیدا رہنما ہوگا

نہ آئے گا مسلمانوں کا رہبر کوئی باہر سے
جو ہوگا خود مُسلمانوں کے اندر سے کھڑا ہوگا

ہمارے سیّد و مولا نہیں محتاج غیروں کے
قیامت تک بس اَب دَورہ اُنہی کے فیض کا ہوگا

جو اپنی زندگی اُن کی غلامی میں گزارے گا
بنے گا رہنمائے قوم فخرُ الانبیاء ہوگا۔

پاکستان میں
جگہ جگہ احمدیوں پر مظالم سوشل بائیکاٹ اور قتلِ عام کے خطرناک منصوبے

لنڈن اگست۔ تازہ اطلاعات کے مطابق پاکستان میں احمدیوں پر جگہ جگہ مظالم اور سوشل بائیکاٹ کا سلسلہ جاری ہے۔ انہیں ضروریاتِ زندگی سے محروم کیا جا رہا ہے۔ مولوی جگہ جگہ اشتعال انگیز تقاریر کر کے نہ صرف مخالفت کی آگ بھڑکا رہے ہیں بلکہ کھلے عام احمدیوں کو قتل کر کے ختم کر دینے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ نیز اسمبلی کی طرف سے حسبِ منشاء فیصلہ نہ ہونے پر ملک بھر میں احمدیوں کے قتلِ عام کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ اس قسم کے وحشیانہ مظالم کی شہر وار تفصیل ذیل میں درج ہے:-

(۱)

تفصیلی رپورٹ

از ۲۵ر جولائی تا ۶ر اگست ۱۹۷۴ء

۱۔ علی پور (مظفر گڑھ)

۷۴-۷-۲۲ کو تقریباً ۱۱ بجے مجلسِ عمل کے پندرہ بیس غنڈوں نے احمدی احباب کی چار کپڑے کی دوکانوں کو لوٹ لیا۔ اور ایک جنرل سٹور کو توڑا گیا اور دوکانوں کے مالکان کو بُری طرح پیٹا گیا۔ بعد ازاں مولوی تین گھنٹے تک بازار میں جلوس کی قیادت کرتے ہوئے نعرے لگاتے رہے۔

۲۔ کوٹ احمدیہ ضلع حیدر آباد

۷۴-۷-۲۵ کو مکرم افضال احمد صاحب شاہد اپنا امتحان دیکر جونہی باہر آئے تو غیر احمدی لڑکوں نے انہیں گھیر لیا اور گالیاں دیں اور مارا پیٹا۔

۳۔ گوجر خاں۔

دوکانوں پر پکٹنگ لگی ہوئی ہے کسی گاہک یا دوست کو ملاقات یا سلام کرنے کی اجازت نہیں۔ خلاف ورزی کرنے والے کو ذلیل و خوار کیا جاتا ہے۔ احمدیوں کا کاروبار بند ہے۔

۴۔ پریم کوٹ (آزاد کشمیر)

یہاں ہر نمایاں جگہ پر جلی حروف میں یہ لکھا ہوا ہے "مرزائی کافر واجب القتل ہیں" وغیرہ۔ غنڈہ عناصر راتوں کو احمدی مکانوں پر پتھراؤ کرتے ہیں۔ ضروریاتِ زندگی کی چیزیں لانے کے لئے باہر نہیں نکلنے دیتے۔ بچوں کو سکول نہیں جانے دیتے۔ یہ بات مشہور ہے کہ صدر آزاد کشمیر اسلامی آئین کا نفاذ کرنے والے ہیں۔ جس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر اُن کے نام رجسٹرڈ کئے جائیں گے۔ علاوہ ازیں پولیس کا رویہ احمدیوں کے ساتھ بالکل اچھا نہیں ہے۔

۵۔ کوٹلی (آزاد کشمیر)

(۱) ۳۰ر جولائی کو احمدیوں کو دھمکیاں دی گئیں کہ دو دن کے اندر اندر توبہ کر لیں ورنہ یہاں سے نکال دیا جائے گا۔ اور ربوہ بھیج دیا جائے گا۔

(۲) اس وقت کافی عرصہ سے اس علاقہ کے احمدی اشیاء خوردنی اور دیگر لوازماتِ زندگی سے محروم ہیں۔ یہاں تک سرکاری ڈپوؤں سے بھی سپلائی نہیں ہو رہی۔

۶۔ حویلی لکھا (ضلع ساہیوال)

حویلی لکھا میں بے گھر احمدیوں کو ابھی تک دوبارہ آباد ہونے کی اجازت نہیں ملی۔

۷۔ اوچ شریف ضلع بہاولپور

۲۶ر جولائی کو بعد نمازِ جمعہ چند مولویوں نے جماعت کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کے بعد جلوس نکالے۔ اور احمدیوں کو عجیب و غریب قسم کی دھمکیاں دیکر ان کی دوکانیں بند کروا دیں پھر جلوس احمدیہ مسجد کی طرف گیا۔ اور دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو گیا۔ کئی سال پرانے ریکارڈ کو باہر نکال کر نذرِ آتش کر دیا۔

۸۔ چک $\frac{\text{۳}}{\text{3-R}}$ ہارون آباد۔

۷۴-۷-۱۷ کو ایک احمدی ٹریکٹر لے کر ہارون آباد ڈیزل لینے کیلئے گئے تو ایک بہت بڑے ہجوم نے ٹریکٹر کو گھیرے میں لے لیا۔ اور ٹریکٹر سوار احمدی کو بہت مارا پیٹا گیا۔

۹۔ سرگودھا۔

(۱) ۷۴-۷-۲۶ کو دوپہر کے وقت ۱۸ بلاک میں ایک غیر احمدی کے گھر میں دھماکہ ہوا جس کے نتیجہ میں ایک آٹھ یا دس سال کے لڑکے کے دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں کٹ گئیں۔ اس کا الزام خواہ مخواہ احمدیوں پر لگایا گیا ہے۔ اور ان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

(۲) ایک احمدی کی فیکٹری (نیو ڈیکوریشن ورکس نزد مسلم ماڈل فیکٹری نیو سول لائن) پر قبضہ کر لیا گیا ہے ــــ (۳) ۷۴-۷-۲۴ کو عبدالعزیز صاحب احمدی دودھ لے کر آ رہے تھے کہ پیچھے سے ایک لڑکا اچانک بھاگتا ہوا آیا اور ان سے دودھ چھین کر سڑک پر گرا دیا۔ (۴) ۷۴-۷-۲۵ کو ایک برف کی ریڑھی والا جب ایک احمدی کے مکان کے سامنے پہنچا تو ایک غنڈہ مجتبیٰ نامی برف والے کے پاس آگیا اور اُسے احمدیوں کو برف دینے سے روک دیا۔ (۵) ایک احمدی دوست عبدالرحمٰن جو کہ محکمہ ٹیلیفون میں ملازم ہیں کو چھٹی لینے پر مجبور کیا گیا۔ پھر چھٹی ختم ہونے پر حاضر ہوئے تو دفتر کی مجلسِ عمل نے بات کرنے، تعاون کرنے اور بولنے وغیرہ سے انکار کر دیا۔ اور اس طرح دو ماہ چھٹی لینے پر مجبور کر دیا اور جب یہ چھٹی ختم ہونے پر جونہی دفتر پہنچے تو ہنگامہ ہو گیا اور شور مچ گیا کہ اسے چاقو پھیر دو۔ اس سے کلام نہ کرو۔ (۶) ۷۴-۸-۱ کو احمدیوں کا ایک ٹرک راشن لینے گیا ہوا تھا۔ مولویوں نے ٹرک پکڑ کر سامان لانے والے کو اُتار لیا۔ (۷) احمدیوں کو بسوں پر نہیں بٹھایا جاتا۔ بعض بسوں والے احمدیوں کو راستہ میں ہی اتار دیتے ہیں۔

(۸) احمدیوں اور ان کی جائیدادوں کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔ جن احمدیوں کے رشتہ دار بیرونِ ملک ہیں ان کی فہرستیں بھی تیار کی جا رہی ہیں۔

۱۰۔ ہیرو غربی ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

یہاں ایک بوڑھے احمدی کو مارا پیٹا گیا۔ اور دھکے دیئے گئے۔ بچوں اور مستورات والے گھرانہ کا پانی بند کر دیا گیا۔ گاؤں میں صرف ایک ہی کنواں ہے جس کے پاس احمدیوں کو نہیں جانے دیا جاتا۔ اگر جائیں تو گھڑوں کو پتھر مار مار کر توڑ دیا جاتا ہے۔

۱۱۔ رام گڑھ۔ لاہور۔

شیخ بشیر احمد کی سلمہ ستارے کی دوکان پر پتھراؤ کر کے اس کے دروازے، شیشے اور کھڑکیاں توڑ کر دوکان کا سامان نکال کر اس کو آگ لگا دی۔

۱۲۔ مغل پورہ۔ لاہور۔

ایک دن دوپہر کے وقت لوگ احمدیہ مسجد آگئے اور کہا ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ مگر اس وقت جب آپ کی نماز ہو گی۔ نماز کے وقت جب احمدی مسجد آگئے اور وہ بھی تو وہ لوگ مسجد سے باہر نکل گئے اور پھر پتھراؤ کیا۔

(۲) ۷۴-۷-۲۹ کی رات کو مکرم چوہدری حیات محمد صاحب کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔

(۳) ایک قالینوں والے احمدی کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔ آگ پر جلد قابو پا لیا گیا۔

(۴) مغلپورہ میں ۷۴-۷-۲۹ کی رات کو تین احمدیوں کے مکانوں کو جزوی طور پر آگ لگا کر نقصان پہنچایا گیا۔ وہ مکان ان احباب کے ہیں۔ شیخ بشیر احمد۔ قاضی سعید احمد صاحب۔ عبدالقدیر صاحب شاہین۔ اس کے علاوہ عطاء اللہ صاحب کا کھوکھا بھی جلا دیا گیا۔

(۵) ایک احمدی نجیب الرحمٰن ۳۰ر جولائی کو مسجد کی طرف جا رہے تھے کہ مین بازار میں ایک گلی سے تین چار آدمیوں نے ان پر چاقوؤں سے حملہ کر دیا۔ اور شدید زخمی کر دیا۔ چند دن بعد ایک اور احمدی محمود احمد کو بھی زخم پہنچائے گئے۔ یہ حملہ بھی چاقوؤں کا تھا۔

(۶) ۷۴-۸-۴ کو جماعت کے ایک دوست بلا وجہ گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

۱۳۔ بہاول نگر۔

(۱) ایک احمدی شیخ اقبال الدین صاحب کے گھر بم پھینکا گیا جس سے ان کے گھر کی باہر کی دیوار پھٹ گئی۔ گیلری کی چھت اُڑ گئی۔ دروازہ ٹوٹ گیا گھر کا ایک درخت جل کر خشک ہو گیا۔

(۲)۔ ڈی سی۔ صاحب کہتے ہیں حکومت کی پالیسی کی وجہ سے ہم مجبور ہیں۔ ورنہ ایک دن میں نظم و ضبط بحال کر دیں۔ حکومت ایک دن ایک حکم جاری کرتی ہے جب اس پر عمل شروع ہوتا ہے تو دوسرے دن منسوخ کر دیتی ہے۔ (۳) یہاں ۶ر اگست کو احمدیوں کی تین دوکانیں لوٹ کر جلا دی گئیں۔ ان میں سے دو کپڑے کی اور ایک جنرل سٹور تھا۔

۱۴۔ چک ۱۴۱۔ مراد۔

یہاں کے احمدیوں نے مسجد۔ کنواں اور تالاب سب گاؤں والوں سے مل کر شترکہ پیسوں سے بنوائے تھے۔ مگر اب گاؤں کے شر پسند کہتے ہیں کہ اپنے پیسے جو دیئے تھے واپس لے لو۔ اور ان کو استعمال نہ کرو۔

۱۵۔ ربوہ۔

ایک احمدی امتیاز احمد سیالکوٹ سے ربوہ آ رہا تھا کہ اسے ربوہ چناب کے پُل پر چنیوٹ کے بارہ افراد نے اتار لیا۔ اس کے بعد دس بارہ اور بھی شامل ہو گئے۔ اور اس کا قیمتی سامان قبضہ میں کر لیا۔

۱۶۔ کبیر والا ضلع ملتان۔

۷۴-۷-۲۸ کو مولویوں نے ایک بہت بڑا جلوس نکالا۔ اور جماعت احمدیہ کے صدر چوہدری بشیر احمد صاحب کے مکان پر پتھراؤ کیا۔

۱۷۔ لالہ موسیٰ۔

مسجد احمدیہ پر غیر احمدیوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ احمدیوں کو وہ اپنے گھروں میں نہیں جانے دیتے وہ اِدھر اُدھر پریشان دن گزار رہے ہیں۔

۱۸۔ خوشاب۔

جماعتِ احمدیہ خوشاب ایک غریب جماعت ہے اور آج کل جماعت کا ہر فرد بے کار بیٹھا ہے۔

۱۹۔ حاصل پور۔

(۱) ۷۴-۷-۲۹ کو چک $\frac{\text{۸۴}}{\text{ف}}$ کے دو احمدی اساتذہ مسعود احمد اور عزیز احمد یہاں سودا خریدنے آئے تو شر پسندوں نے انہیں پکڑ لیا اور اپنے عقائد تبدیل کرنے کیلئے مجبور کیا۔ انکار کرنے پر ان کا منہ کالا کر کے جلوس کے ساتھ شہر میں گھمایا گیا۔ اور اسی حالت میں جب تھانہ پہنچے تو پولیس والوں نے کہا کہ جاؤ جاؤ ان کو شہر کی طرف لے جاؤ۔ چنانچہ وہ جلوس ان کو شہر کی طرف لے گیا اور مار پیٹ کر چھوڑ دیا۔ اس قسم کا واقعہ اس سے قبل بھی چک ۱۹۲۔ مراد

سے آنے والے دوستوں سے بھی پیش آچکا ہے۔

(۲) محمد حنیف صاحب احمدی ایڈووکیٹ کو اے۔سی نے کہا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ اکیلے آدمی کے لئے پہرہ دینا پڑتا ہے۔ ایڈووکیٹ نے کہا ہم اپنے گھروں کو کیسے چھوڑیں۔ اے سی نے کہا ئیں تمہیں مزہ چکھاؤں گا۔ بعد ازاں ان پر بارہ فائر ہوئے اور جب ان سے بھی محفوظ رہے تو اُن کے گرد چار آدمی تیزاب پھینکنے کے لئے چکر لگاتے پھرتے ہیں۔

۲۰۔ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں۔

یہاں کی مسجد کے پلاٹ پر عرصہ سے غیر احمدیوں کا قبضہ ہے جو تا حال جاری ہے۔

۲۱۔ چک $\frac{۴۳۲}{ج ب}$ گوجرہ۔

اس چک کے احمدی محمد دین صاحب کی گندم پر ہدایت علی نمبر دار نے ناجائز طور پر قبضہ کر لیا ہے اور پولیس میں جھوٹا کیس درج کروا دیا ہے۔

۲۲۔ پاک پتن

ایک احمدی عبد الرشید صاحب کی دو دکانیں کرایہ پر ہیں۔ جب سے ہنگامے شروع ہوئے ہیں انہوں نے کرایہ نہیں دیا۔

۲۳۔ نارووال۔

$\frac{۷}{۷۴}$ ۳۰ کو ایک گرجا میں خرابیوں کی مسجد کے خطیب مولوی یحییٰ نے احمدیوں کے خلاف جلسہ کیا جس میں احمدیوں کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا۔ اور ہر قسم کا بائیکاٹ بھی جائز قرار دیا۔ یحییٰ مولوی اپنے ہمسایہ احمدی کے گھر آئے دن پتھراؤ کرواتا رہتا ہے۔

۲۴۔ گگو منڈی۔

۲۹ر جولائی کو ایک احمدی آف گگو منڈی کو علدف والا میں گھیرے میں لے لیا۔ اور قریبی قبرستان میں لے جا کر ان پر تشدد کروایا گیا۔ پھر ایک میل کے فاصلہ تک غنڈوں کا جلوس گالیاں دیتا رہا اور تالیاں لگاتا رہا۔ بس کے اڈہ پر بس والوں کو بھی بس کو آگ لگا دینے کی دھمکی دے کر سوار کرنے سے روک دیا۔

۲۵۔ لائل پور۔

$\frac{۷}{۷۴}$ ۳۰ کو ایک جلسہ میں مولویوں نے کہا کہ مسلمانوں نے اپنے جذبات پر کنٹرول کیا ہوا ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ حکومت کیا فیصلہ کرتی ہے۔ پھر ہماری مجلس عمل کا فیصلہ ہوگا۔ اور ہم کفن باندھ کر باہر آئیں گے۔ پھر کوئی مرزائی پاکستان میں نہیں رہ سکے گا۔

(۲)۔ $\frac{۸}{۷۴}$ ۳ کو ایک احمدی طالب علم کے والد میڈیکل کالج میں پرنسپل سے ملنے گئے تو طلباء نے نعرے لگانے شروع کر دیئے کہ مرزائی کو نکال دو۔ مرزائی کو نکال دو۔ طلباء کا مشتعل وفد ان کے کمرے میں گھس آیا۔ پرنسپل کے سمجھانے سے وہ نہ سمجھے اور شور مچاتے رہے۔ حتیٰ کہ پرنسپل نے ان کو باہر بھیج دیا۔

۲۶۔ بوچھال کلاں۔

ایک احمدی حافظ محی الدین کے بارہ میں غیر احمدی لگسیہ اعلان کرتے رہتے ہیں کہ اگر وہ اپنے عقائد سے منحرف ہو جائیں تو انہیں اڑھائی صد روپے ماہوار اور ایک مسجد اور ایک مکان دیا جائے گا۔

۲۷۔ بہاول پور۔

نہر "بہاول کینال" میں احمدیوں کا ایک لفٹ پمپ دس سال سے لگا ہوا تھا۔ بہاولپور کے اسلامی جماعت کے چیف انجینئر نے وہ ٹیوب ویل بند کروا دیا ہے۔

(۲)۔ ۲۱، ۲۵ اور ۲۸ر جولائی کو چار احمدی یکے بعد دیگرے بازار میں سودا سلف خریدنے گئے تو غیر احمدیوں نے ان کے ساتھ بدسلوکی کی اور اس تشدد کی وجہ سے ان کو چوٹیں بھی آئیں۔

۲۸۔ چک $\frac{۳۹}{D.B}$۔

$\frac{۸}{۷۴}$ ۳ کو دو سپاہیوں نے امیر جماعت احمدیہ کو بلا کر پوچھا کہ تمہارے یہاں کتنے گھر ہیں۔ کتنی آبادی ہے۔ جائیداد کتنی ہے۔ تمہارے کتنے لڑکے پڑھے ہوئے ہیں۔ کہاں کہاں ملازمت کرتے ہیں۔ نیز اسلحہ کے متعلق بھی دریافت کیا۔ دونوں سپاہیوں کے چلے جانے کے بعد دو بجے دوپہر کو باہر سے تقریباً ۷۵ آدمی آگئے اور نعرے لگانا شروع کر دیا۔ اس کے متعلق پولیس کو اطلاع دی گئی۔ لیکن پولیس نے کوئی پرواہ نہ کی۔ شام چار بجے مسجد پر حملہ کیا۔ پولیس نے روک دیا۔ بعد نمازِ عشاء چار ہزار آدمی حملہ آور ہوئے۔ جن کے پاس اسلحہ تھا اور جلسہ بھی کر کے آئے تھے۔ دورانِ جلسہ بہت گند اُچھالا۔ پولیس کو اطلاع دی مگر اس نے کچھ نہ کیا۔ اتنے بڑے ہجوم میں ہم کچھ نہ کر سکتے تھے۔ ایک بجے کے بعد وہ حملہ آور ہوئے۔ مولویوں نے کہا ایک ہفتہ اور انتظار کر لو۔ اس پر تمام لوگ اپنے اپنے گاؤں چلے گئے۔ اگر مسلمان ہو گئے تو بہتر ورنہ ان کو تباہ کر دیں گے۔ $\frac{۸}{۷۴}$ ۴ کو ج.ی.ڈ یہاں آئے تو کہنے لگے کہ تمہارے ربوہ میں ایک کیمپ بنا ہوا ہے تم وہاں چلے جاؤ ہم تمہارے گھروں کی حفاظت کریں گے۔

۲۹۔ بھابڑہ ضلع سرگودھا۔

یہاں نہایت گندی اور اشتعال انگیز تقاریر سے عوام کو اشتعال دلایا گیا ہے۔ واجب القتل کے فتوے دیئے گئے ہیں۔ قصبہ کے تینوں بازاروں میں احمدیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ جیپنی کے ڈپوؤں سے کوٹہ ختم کر دیا گیا ہے۔ کاشتکار احمدیوں کو نہری پانی سے محروم رکھا ہوا ہے۔ تین احمدی دوستوں کو سخت پریشان کیا جا رہا ہے۔ دکانیں سب کی بند کروا دی گئی ہیں۔ احمدیوں کے محلہ میں پتھراؤ اور گندے نعرے لگائے جا رہے ہیں۔ سکول ٹیچروں کے خلاف مشورے کر کے لاؤڈ سپیکروں پر طلباء کو اشتعال دلایا جا رہا ہے۔ دو تین احمدی زمینداروں کے رقبہ اراضی کو زیرِ کاشت بھی کر لیا ہے۔

۳۰۔ کراچی۔

ایک پٹھان مولوی کے لاپتہ ہونے پر ہماری نو (۹) احمدی احباب کو تھانے میں طلب کیا گیا تھا۔ ان میں سے چار تھانہ میں پیش بھی ہو گئے تھے کہ وہ مولوی واپس آگیا۔ اس لئے ہمارے چار دوست بھی تھانے سے واپس آگئے ہیں۔

۳۱۔ چک $\frac{۲}{T.A.A}$

ایک احمدی دوست احمد دین صاحب نے قاسم ولد لکھا کو جو کہ ان کا مزارع ہے، ایک بھیڑ اور دو دنبے بطور امانت دیئے تھے۔ لیکن جب واپس آکر مطالبہ کیا تو اس نے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ یہ تمہیں نہیں ملیں گے۔

۳۲۔ ساہیوال۔

یہاں مولویوں نے کہا ہے کہ ہمارے ساتھ پولیس والوں کا معاہدہ تھا کہ ہم صرف احمدی دکانوں پر بینرز لگا دیں گے۔ اور وہ ہمارے طلباء اور علماء کو گرفتار نہیں کریں گے۔ اور جو گرفتار ہوئے ہیں ان کو رہا کر دیں گے۔ لیکن چونکہ پولیس نے معاہدہ توڑا ہے اور اوکاڑہ میں علماء سے سختی کی ہے اس لئے ہم ساہیوال میں سختی کریں گے۔ (۲) $\frac{۷}{۷۴}$ ۲۷ کو ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب کی دوکان پر ایک احمدی محمد احمد صاحب کا منہ کالا کیا گیا اور ان کے گاہکوں کو سختی سے روکے رکھا۔

(۳) شہر میں وکلاء کے دفاتر اور دوکانات پر پکٹنگ ابھی جاری ہے۔ پکٹنگ کرنے والے گاہکوں کو احمدیوں کی دوکانوں میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور بیٹھے گندے اشعار پڑھتے رہتے ہیں۔ (۴) دو احمدی احباب چوہدری ناصر احمد ایڈووکیٹ اور میاں محمد عاشق کی زمین پر کچھ لوگوں نے ناجائز قبضہ کر کے کسی کی اجازت اور نقشہ کے بغیر مکانات بنانے شروع کر دیئے ہیں۔ جن احباب کے مکانات جلائے گئے ہیں ان کے بجلی کے میٹر بھی جل گئے تھے۔ دوبارہ کونکشن کے لئے درخواست دی تو میٹروں کی قیمت کا مطالبہ کیا جو بالکل ناجائز ہے۔ (۵) $\frac{۷}{۷۴}$ ۲۸ کو وزیر اعلیٰ پنجاب ساہیوال کے دورہ پر آئے تو جماعت کے وفد نے ان سے ملاقات کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر انہوں نے ملاقات کا موقعہ نہ دیا۔ حالانکہ ضلع بھر کے مختلف مکاتیبِ فکر کے لوگوں کو ملاقات کا وقت دیا گیا۔

۳۳۔ بھلوال۔

$\frac{۸}{۷۴}$ ۳ کو جب مقامی احمدی ڈاکٹر رشید احمد صاحب نے اپنا ہسپتال کھولا تو دو سو کے قریب وہاں غنڈے جمع ہو گئے۔

۳۴۔ گوجرانوالہ۔

یہاں ابھی تک احمدیوں کے بیس پچیس گھر ناقابلِ رہائش ہیں۔ بیس گھروں کی چھتیں ہی نہیں ہیں۔ پولیس احمدیوں کو آباد کرنے میں کوئی مدد نہیں کر رہی۔ (۲) گزشتہ دنوں الیکشن کے بعد گوجرانوالہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں مفتی محمود نے کہا کہ سکول کھلنے دو ہم کسی احمدی کو نہیں آنے دیں گے۔ نہ طالب علم کو نہ ہی استاد کو۔ نیز بائیکاٹ جاری رکھنے کی تلقین کی۔

۳۵۔ چک $\frac{۲۴۵}{E.B.}$ ساہیوال۔

یہاں کی جماعتِ احمدیہ تقسیم ملک کے بعد سے اب تک ایک خام مسجد میں نمازیں پڑھتی چلی آرہی تھی۔ اور اپریل ۷۴ء میں پختہ مسجد تعمیر کرنی شروع کر دی۔ کچھ لوگوں نے ایک دیوانی دعویٰ دائر کر دیا ہے اور مخالفوں نے حکمِ امتناعی لے لیا ہے۔

۳۶۔ حافظ آباد۔

یہاں محلہ گڑھی میں ملک فیروز کے ڈیرہ میں چند روز قبل مولوی محمد الطاف، صدر مجلسِ عمل نے ۲۵۰ نوجوانوں سے قرآن مجید پر ہاتھ رکھوا کر حلف لیا کہ باقی ماندہ احمدیوں کے گھروں کو بھی جلا دیا جائے۔ اور ان کا بائیکاٹ سخت کر دیا جائے۔ (۲) بائیکاٹ پہلے کی نسبت سخت ہے۔ (۳) ایک احمدی قاضی محمد رمضان کے گھر پر ایک دن دو تین مرتبہ پتھراؤ کیا۔ (۴) احمدیوں کی پانچ دوکانیں جو بچ گئی تھیں پولیس کی حفاظت کی ضمانت پر تیسری دفعہ باقاعدہ کھولنے کی کوشش کی گئی مگر دوکانیں کھولنے پر جس نے سودا خریدا زبردستی واپس کروا دیا گیا۔ پولیس نے پوچھا تو بتایا کہ ہم نے مولویوں کے پاس قرآن کریم پر ہاتھ رکھ کر عہد کیا ہے کہ بائیکاٹ جاری رکھیں گے۔ (۵) مولویوں نے سب مسجدوں میں عوام پر زور دیا کہ پہلے سے بھی زیادہ تیز قدم اٹھانے کے لئے ۷ر اگست تک تیار ہو جاؤ۔ مالی نقصان کے علاوہ جانی نقصان کرو۔ کیونکہ مالی نقصان کو احمدیوں نے کوئی خاص محسوس نہیں کیا۔ (۶) حافظ آباد کے اے سی۔ اور ڈی۔ ایس۔ پی کا جماعتِ اسلامی کی طرف جھکاؤ ہے۔

۳۷۔ خانیوال۔

ایک مولوی نے کہا کہ ہم ربوہ جا کر تمام جو قبروں میں پڑے ہیں نکال کر دریا میں ڈال دیں گے۔ ربوہ شہر کا نام ختم کر دیا جائے گا۔ (۲) احمدیوں کو مسجدوں میں نمازوں کیلئے جانا بھی سخت مشکل ہے۔ ہر احمدی کے پیچھے لڑکے لگا دیئے جاتے ہیں۔ اور گھر سے مسجد تک گالیاں ہی گالیاں سنائی دیتی ہیں۔ (۳) $\frac{۷}{۷۴}$ ۲۳ کو یہاں تین احمدی اپنے بھائیوں کا حال دریافت کرنے گئے تو ایک بہت بڑا جلوس ان کے پیچھے مسجد احمدیہ پہنچ گیا۔

۳۸۔ کوٹ مومن۔

احمدیوں کو دکانیں بند کرنے کی دھمکیاں دی

جاتی ہیں۔ بسوں میں سوار ہونے سے روکا جاتا ہے۔ اگر کوئی سوار ہو جائے تو اس کو مارا پیٹا جاتا ہے۔ ایک احمدی کو کورٹ مومن سے سرگودھا تک ۷۰/- روپے ادا کرنا پڑے۔ (۲) ۲۴ جولائی کو دو احمدیوں مبارک احمد اور منور احمد کو زدوکوب کیا گیا۔

۳۹۔ تخت ہزارہ۔

یہاں ایک مولوی فیض رسول شاہ نے کہا کہ جو احمدی تخت ہزارہ کے گرفتار ہیں اگر وہ احمدیت سے توبہ کر لیں تو اُن کو جیل سے رہا کرا دوں گا۔

۴۰۔ منڈی بہاؤالدین۔

(۱) احمدی دوکانیں نہیں کھول سکتے۔ دکانوں کے آگے آدمی بیٹھے نگرانی کر رہے ہیں اور اسٹام فروش کو سرکاری کاغذ اور ٹکٹیں دینے سے بھی منع کر دیا ہے۔ لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ (۲) ایک احمدی کو اغوا کر کے ایک ویگن میں سوار کر کے شہر سے دور لے جا کر ایک درخت سے باندھ دیا۔ اور کئی سادہ کاغذوں پر اس سے زبردستی دستخط کروائے اور یہ کہا کہ اگر تم عدالت میں یہ بیان دو کہ مسٹر رفیق تارڑ اور محمد صادق (جو شوگر مل کے شکست خوردہ امیدوار یونین کے صدر اور جنرل سیکرٹری ہیں) کو قتل کرنے کو مجھے کہا گیا تھا تو تم کو بہت رقم دیں گے اور اچھی ملازمت دلائیں گے۔

۴۱۔ اوکاڑہ۔

(۱) مسجد احمدیہ اوکاڑہ کے سامنے والا مکان جو ایک معاند کا ہے۔ اس کی گلی کی طرف ہمارے خلاف دل آزار فقرہ پر مشتمل ایک بجلی سے روشن بورڈ نصب کرا دیا گیا ہے جو علاوہ دن کے رات کو بھی ہماری تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

(۲) ۲۴/۷ کو دو لاکھ کی مالیت کی ایک دوکان منیاری معاندین نے جلا کر راکھ کر دی ہے۔ (۳) مکرم شیخ مشتاق احمد کی دوکان منیاری سے تیس ہزار روپے کا سامان نکال کر جلایا اور لوٹا گیا۔ (۴) مکرم شیخ عبدالرزاق صاحب کی دوکان کریانہ سے سولہ ہزار روپے مالیت کا سامان لوٹا اور جلایا گیا۔ (۵) چند ایک احمدی گھروں پر پتھراؤ کیا گیا۔

۴۲۔ چک 22/2-R۔

یہاں دو احمدی گھروں میں اہل گاؤں نے ان کا گھیراؤ کر کے انہیں احمدیت سے منحرف کرنے کے لئے ہر قسم کا دباؤ ڈال رہے ہیں۔

۴۳۔ سانگلہ ہل۔

(۱) احمدیوں کے مکانوں کے قریب ہی بعض غیر احمدیوں کا رویہ سخت قابل نفرت ہے۔ اگر کوئی احمدی بچہ بازار سے کچھ لینے جائے تو وہ ڈیوٹی پر متعین غنڈوں کو اشارہ کر[illegible] ہیں کہ فلاں مرزائی کا لڑکا بازار سے دہی یا کوئی چیز لینے جا رہا ہے۔ چنانچہ وہ اس کا پیچھا کر کے دوکانداروں کو اسے سودا دینے سے روک دیتے ہیں۔ (۲) گزشتہ ہفتہ گاؤں سے آ کر ایک نائی نے احمدی بچوں کی حجامت بنائی تو اس کو پکڑ کر اس کا منہ کالا کیا گیا۔ اور اس کو بے عزت کیا گیا۔

(۳) پھر دوسرے دن چائے کے ایجنٹ شہر میں چائے کی پتی دینے آئے تو انہوں نے ایک احمدی دوکاندار کو بھی چائے دی۔ جس کی وجہ سے سب دوکانداروں نے چائے لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر احمدی دوست سے چائے واپس لے لی گئی۔

(۴) یکم اگست کو ایک احمدی کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے، ادھر جلسہ ہو رہا تھا اور گالیاں دی جا رہی تھیں۔ اس خادم نے جو ریڈیو اپنے پاس رکھا ہوا تھا اونچی آواز کر دی۔ تو غیر احمدیوں نے پتھر مارا جس سے اس کے سر میں زخم آیا۔ بعد میں خود ہی تھانہ میں جا کر رپورٹ کر دی کہ احمدیوں نے حملہ کیا۔ (۵) ہفتہ ۳ اگست کو ایک احمدی بالے ایک دوکاندار ملک اختر سے پانچ بوری کھاد لے کر گئے تو تھوڑی دور ہی جا کر مخالفین نے کھاد گدھوں پر سے نیچے گرا دی اور اس کو گالیاں دیں۔ اس پر وہ احمدی ملک اختر کے لڑکے کو ساتھ لیکر تھانہ گئے اور ساتھ ہی مخالفین اس گدھے والے کو جو غیر احمدی تھا لیکر تھانہ چلے گئے اور اُسے دھمکی دیکر یہ بیان دلوایا کہ کھاد لے جانے والے نے مجھے جان سے مار دینے کی دھمکی دیکر زبردستی کھاد لدوائی ہے لہذا یہ گدھے والا مظلوم ہے۔

۴۴۔ میانی۔

احمدیوں کے مزارعین ان کی زمینوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔

۴۵۔ جسٹرانوالہ۔

یہاں حالات بے حد خراب ہیں۔ بائیکاٹ زوروں پر ہے۔ ان کے کسی مہمان کو بس پر سوار نہیں ہونے دیا جاتا۔ اور پتھراؤ کیا جاتا ہے۔ پولیس جو حفاظت کے لئے گھروں کے سامنے متعین ہے۔ اُلٹا تنگ کرتی ہے۔ ایک نہایت غریب جماعت اب تک ان پر چھ سو روپیہ خرچ کر چکی ہے۔ اور کاروبار بند ہونے کی وجہ سے اب خود کو کھانے کو نہیں ملتا۔ (۲) یہاں کے احمدی شیخ اللہ دتہ صاحب اپنی بھینس کے لئے گھاس لانے گئے۔ تو مخالفوں نے گھاس چھین لی اور گالیاں دیں۔

۴۶۔ بھیرہ۔

(۱) سارا دن غنڈے ڈنڈوں سے مسلح ہو کر گلیوں میں دندناتے پھرتے ہیں اور احمدیوں کے مکانوں کی ناکہ بندی کی ہوئی ہے۔ اپنے مکانوں سے نکلنے پر پابندی لگا دی گئی ہے ہر احمدی بچہ یا بوڑھا عورت، سب کو زدوکوب کیا جاتا ہے۔ فحش گالیاں دی جاتی ہیں۔ چھوٹے بچوں کو اس کام کیلئے آگے کیا جاتا ہے۔ (۲) بھیرہ میں راشن تقسیم کرنے کے بعد جو مرکزی انتظام کے ماتحت بھیجا گیا تھا پکٹنگ سخت ہو گئی ہے۔ احمدیہ محلہ کے سامنے غنڈوں نے دفتر بنایا ہے اور تنظیم الفتح کا جھنڈا لگا رکھا ہے۔ وہاں راشن پہنچنے کے بعد مولویوں نے غنڈوں کو مشتعل کیا ہے اور تحریک کی ہے کہ آئندہ اگر جیپ یا موٹر آئے تو اس کو جلا دو۔

(۳) احمدیوں کا چینی کا راشن آیا ہوا ہے ڈپو ہولڈر دینے پر رضامند ہے لیکن اس کا ملنا مشکل ہے۔ S.H.O. صاحب اس سلسلہ میں تعاون نہیں کرتے۔ دیواروں پر اشتعال انگیز گندے اور دل آزار فقرات لکھے جا رہے ہیں۔ بعد نماز جمعہ بھیرہ کے تین افراد سرگودھا جانے کے لئے اڈہ لاریاں گئے۔ راستہ میں شہر کے اوباش لڑکوں نے جلوس کی شکل میں انکو گھیر لیا۔ بس پر بیٹھنے نہ دیا۔ اور ان کو مقامی مجلس عمل کے علماء کے پاس لے گئے تاکہ وہ احمدیت سے انکاری ہونے کا اعلان کریں۔

بھیرہ میں ایک عورت کی وفات ہو گئی۔ ان کی قبر کی کھدائی کرنے کیلئے جب احمدی احباب گھر سے قبرستان گئے اور قبر کی کھدائی کر کے واپس آ گئے تو وہی الفتح نامی تنظیم کے افراد [illegible] ایک گروپ کی صورت میں [illegible] اور اس قبر کو بند کر دیا۔ اور اسی پر بس نہیں [illegible] نزدیک ایک برف کے کارخانہ سے چارپائی لیکر جنازہ بنایا۔ بانی جماعت احمدیہ کی شان میں گستاخانہ نعرے لگائے۔

(۴) احمدی دوکانداروں کی دکانیں جو انہوں نے کرایہ پر لے رکھی ہیں فوری طور پر خالی کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ S.H.O صاحب نے بڑے رعب دارانہ انداز میں کہا ہے کہ اگر آپ کی دوکان کو کوئی نقصان پہنچا تو اب میں ذمہ دار نہیں ہوں گا۔ اس سے بعض دوکاندار پریشان ہیں۔

۴۷۔ چوک اعظم (مظفر گڑھ)

یہاں ایک احمدی کو کرایہ کی دوکان سے نکال دیا گیا۔ اور ان کا سامان باہر پھینک دیا گیا۔ پولیس والے کہتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ آپ یہاں کیا کرتے ہیں۔

۴۸۔ کیمبل پور۔

۲ جولائی کی رات کو شہر کے ایک گھر میں دستی بم پھٹنے سے ایک آدمی ہلاک ہو گیا۔ مخالفین نے ذاتی پیشہ ورانہ رقابت کی بناء پر تین آدمی ملک منیر احمد ایڈووکیٹ ان کے بھائی رشید احمد اور مرزا ظفر احمد کے خلاف جھوٹا پرچہ درج کروا دیا۔ اور پولیس نے ان تینوں کو بلا وجہ گرفتار کر لیا ہے۔

۴۹۔ جہلم

یہاں ایک احمدی کسی کام کے لئے کچہری گئے۔ تو ایک غنڈے نے کہا "بڈھے مرزائی یہاں کیوں آئے ہو" "کچہری سے چلے جاؤ" اسی طرح حفیظ احمد احمدی کو بھی کچہری میں غنڈوں نے بہت تنگ کیا۔ اور گالیاں دیں۔ ڈی۔ ایس۔ پی کو رپورٹ کی گئی لیکن کوئی ایکشن نہ لیا گیا۔

(۲) ایک احمدی عبدالرحیم صاحب کسی کام کی غرض سے باہر گئے۔ تو چند غنڈوں نے ان کو گھیرے میں لے کر گالیاں دیں اور مارا پیٹا۔ اور کہنے لگے کہ "مرزائیوں کو کس نے باہر پھرنے کی اجازت دی" نوٹ۔ اس سے [illegible] دو احمدیوں کو یہاں مارا پیٹا گیا۔

۵۰۔ [illegible]

۳۰ جولائی کو ایک غیر احمدی بچے نے احمدی بچے کو گالیاں دیں۔ اور جھگڑا طول پکڑ گیا۔ اور [illegible] غیر احمدی بندوقیں، کلہاڑیاں۔ اور [illegible] لے کر آ گئے [illegible] تین احمدی زخمی ہو گئے ہیں اور [illegible] کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور دو کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ مخالف پارٹی کا کوئی آدمی گرفتار نہیں کیا گیا۔ پولیس پوری کوشش سے [illegible] رشوت پر تلی ہوئی ہے [illegible] سے کام لے رہی ہے۔

۵۱۔ نوشہرہ

[illegible] یہاں کے احمدی [illegible] اگر ہم [illegible] سے کوئی چیز لائیں تو اس میں بھی [illegible] مزاحمت کی جاتی ہے۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible] ایک احمدی [illegible] جا منیں نہ دی گئیں جب وہ واپس جانے لگا تو لوگوں نے پکڑ کر اس کا منہ کالا کر دیا۔ اور ناک سے لکیریں نکلوائیں۔

(۵) ایک احمدی شخص آٹا لینے گیا تو لوگوں نے اس کو پکڑ کر اس کا منہ کالا کر دیا۔ اور اس کے کپڑے بھی پھاڑ دیئے۔

(۶) ایک جلسہ میں مولوی عنایت اللہ سانگلہ ہل والے نے کہا کہ احمدیوں کے مُردے ہمارے قبرستانوں میں دفن ہیں۔ یہ ناپاک روحیں تمہارے مقدس مرنے والوں کو بھی ناپاک کر رہی ہیں۔ انہیں اکھاڑ کر باہر پھینک دو۔ اور آئندہ دھیان رکھو کوئی مرزائی تمہارے قبرستانوں کو ناپاک نہ کر پائے۔

۵۲۔ ڈسکہ: (۱) ۲۸/۷ کو [illegible]

جنرل سیکرٹری جمعیت گوجرانوالہ نے یہاں تقریر کی اور کہا کہ ہم گوجرانوالہ کے واقعات ڈسکہ میں بھی دہرائیں گے۔

(۲) یہاں کے ایک احمدی بشیر احمد صاحب جو بنکوں کے صراف ہیں ۲۹/۵/۷۴ کو نیشنل بنک نے مجبور کیا کہ [illegible] زیورات کا وزن کر دیں چنانچہ جب وہ دکان پر گئے اور متعلقہ آدمیوں کے زیورات کا وزن کرنے لگے تو یہاں کے مشہور و معروف غنڈہ گڈو نامی کہنے لگا کہ دکان بند کرو ورنہ جان سے مار دوں گا۔ اور آخر دکان بند کرا کے چھوڑی۔

سوشل بائیکاٹ

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل جگہوں سے بائیکاٹ کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں:-
(۱) چونڈہ (۲) ۱۰۶/ف (۳) سمہ سٹہ (۴) ملک پور برزا (گجرات) (۵) کھبریانوالہ (گجرات) (۶) کالے چک سوک کلاں (گجرات) (۷) جلال پور جٹاں (۸) بزرگ والا (گجرات) (۹) گوجرہ (۱۰) سانگلہ ہل (۱۱) شیخوپورہ۔ (۱۲) کوٹ مومن۔ (۱۳) رکھ چک سراگاہ۔ (۱۴) میانی۔ (۱۵) آزاد کشمیر کے اکثر مقامات (۱۶) سرگودھا۔ (۱۷) چک ۱۶۹ مراد۔ (۱۸) بہاول نگر۔ (۱۹) ہارون آباد۔ (۲۰) حاصل پور۔ (۲۱) چشتیاں۔ (۲۲) خانیوال۔ (۲۳) دنیا پور۔ (۲۴) کھوپانی والا۔ (۲۵) پریم کوٹ۔ (۲۶) کھجور والی (۲۷) سرائے عالمگیر۔ (۲۸) لالہ موسیٰ۔ (۲۹) گوجر خان۔ (۳۰) ڈسکہ۔ (۳۱) دہاڑی۔ (۳۲) جہلم۔ (۳۳) وزیر آباد (۳۴) کھاریاں (۳۵) نصیرہ (گجرات) (۳۶) پسرور۔ (۳۷) چک جھمرہ۔ (۳۸) گگو منڈی۔ (۳۹) بھیرہ (۴۰) تخت ہزارہ۔ (۴۱) ڈیرہ غازی خاں۔ (۴۲) حافظ آباد۔ (۴۳) پاکپتن (۴۴) بہاولپور (۴۵) ڈاہرانوالہ بنگلہ (۴۶) لودھراں۔ (۴۷) پنڈ دادنخاں۔ (۴۸) کھیوڑہ شہر۔ (۴۹) پچھال کلاں۔ (۵۰) کھڑریانوالہ۔

جلسے

مندرجہ ذیل مقامات سے یہ رپورٹیں موصول ہوئی ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جلسوں اور تقاریر اور اشتعال انگیزی کا پروگرام وہاں پر روزانہ یا ایک دن کے وقفہ کے بعد ہوتا ہے۔ نام یہ ہیں:-
(۱) میانی (۲) بھیرہ (۳) سرگودہا۔ (۴) بھلوال (۵) حافظ آباد (۶) ساہیوال (۷) خوشاب۔ (۸) مظفر آباد (۹) پریم کوٹ۔ (۱۰) خانیوال (۱۱) سمہ سٹہ (۱۲) گکرالی۔ (۱۳) گوجرہ۔ (۱۴) جہلم۔ (۱۵) کھیوڑہ والی۔ (۱۶) گکھڑ والی۔ (۱۷) راجن پور (۱۸) لائل پور (۱۹) ۱۰۶/P.

—×—

ضمیمہ نقصانات (الف)

نمبر شمار	مقام	تفصیل نقصانات	مالیت نقصان: پیسے	مالیت نقصان: روپے
۱	دھرووبسرا سیالکوٹ	۳۱/۵/۷۴ کو محمد انور صاحب کے مکان کی بالائی منزل جلادی گئی۔	00	3000
۲	سرگودھا	شیخ محمد شفیع صاحب کے کپڑے کی دکان تالے توڑ کر لوٹ لی گئی۔	00	3400
۳	،،	محمد صادق صاحب اعظم مارکیٹ کے مکان کا تالہ توڑ کر براس کے پارٹ بنانے والی مشینری اور میٹریل لوٹ لیا۔	00	4000
۴	جہلم	سعید احمد صاحب ولد عبد الرشید صاحب کے مکان کو لوٹا اور جلایا گیا۔	00	50000
۵	،،	عبد الرشید صاحب کی کریانہ کی دکان کو لوٹ لیا گیا۔	00	20000
۶	،،	جہلم ٹینٹ ہاؤس کی دکان اور مکان کو جلا دیا گیا۔ دکان: 83600/- مکان: 12000/-	00	95600
۷	چک ۶ کھیم سنگھ والا ضلع لائل پور	چوہدری محمد علی صاحب کا شادی کا سامان جو کسی دوست کے گھر حفاظت کی غرض سے رکھوایا تھا لوٹ لیا گیا۔	00	4300
۸	اوکاڑہ	کرنل عطاء اللہ صاحب کے پٹرول پمپ کی توڑ پھوڑ کی گئی۔	00	2000
۹	،،	مشتاق جنرل سٹور کو لوٹا اور جلایا گیا۔	00	60000
۱۰	،،	رزاق کریانہ سٹور ،، ،، ،، ،،	00	25000
۱۱	،،	رشید جنرل سٹور ،، ،، ،، ،،	00	200000
۱۲	چک جھمرہ	سید محمد شفیق صاحب ولد محمد صدیق صاحب کے گھر کا سامان معہ سامان جہیز لڑکی لوٹ لیا اور جلا دیا۔	00	11000
۱۳	اسلام گنج مردان	شفا میڈیکو کو لوٹا اور جلا دیا گیا۔	00	93000
۱۴	کھاریاں	بشیر احمد صاحب طور کی دکان کو لوٹا گیا اور توڑ پھوڑ کی گئی۔	00	10500
۱۵	پشاور	پشاور یونیورسٹی میں مکان ۴/۳۳ پر حملہ کر کے سامان لوٹ لیا اور جلا دیا گیا۔	00	7270
۱۶	علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ)	بشیر احمد صاحب کے مکان کی توڑ پھوڑ کی گئی۔		؟
۱۷	پنپاکھ ضلع گوجرانوالہ	بشیر احمد صاحب کے مکان کو لوٹ لیا گیا۔	00	2500
۱۸	چنیوٹ	شیخ سبحان علی صاحب کے مکان کو لوٹ لیا گیا جس میں لڑکی کے جہیز کا سامان بھی شامل تھا۔	00	30000
۱۹	لاہور	مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ پر قبضہ کر کے دو پنکھے اتار کر لے گئے		؟
۲۰	شور کوٹ	ملک بان سٹور لوٹ لیا اور جلا دیا گیا۔	00	15000
۲۱	،،	طارق جنرل سٹور ،، ،، ،،	00	25000
۲۲	علی پور ضلع مظفر گڑھ	۲۲/۷/۷۴ کو احمدیوں کی چار دکانیں لوٹ لی گئیں۔	00	35000
		میزان	00	6,96,570

ضمیمہ نقصانات (ب)

نمبر شمار	مقام	تفصیل نقصانات	مالی نقصان بصورت اضافہ: پیسے	مالی نقصان بصورت اضافہ: روپے
۱	سرگودھا	ظفر ٹرک ڈپو کو لوٹا اور جلایا گیا۔ نقصان کی موجودہ اطلاع 1,10,000-00 ،، ،، سابقہ ،، 70000-00	00	40,000
۲	،،	رشید مکینیکل ورکس نیو سول لائن۔ سابقہ اطلاع صرف میٹریل 8000/- موجودہ اطلاع مشینری 20,000/-	00	20,000
۳	ایبٹ آباد	میاں محمد افضل صاحب موجودہ اطلاع 124760/- سابقہ اطلاع 20000/-	00	104760
۴	جہلم	سیٹھی عزیز الرحمن صاحب سابقہ اطلاع صرف دکان 20000/- موجودہ اطلاع مکان 50000/-	00	50000
		کل اضافہ مالیت نقصان (ب)	00	214760

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا

(۳)

[illegible] ۲۸ تک کی تفصیلی رپورٹ

(۱) **لیاں:۔** یہاں شہر کے وسط میں احمدیوں کا ایک گھرانہ ہے۔ جس میں صرف مستورات ہی ہیں۔ اور مرد ملازمت کے سلسلہ میں باہر ہیں۔ غنڈوں نے اس کا گھیراؤ کر رکھا ہے۔ اور کوئی چیز ان تک پہنچنے نہیں دی جاتی۔ احمدی خواتین کو گالیاں بھی دی گئیں۔

(۲) ۲/۹ کو شرپسندوں نے جامع مسجد میں کوئی منصوبہ بنا کر عمی محمد صاحب احمدی بزاز کو مندرجہ ذیل پیغام بھجوایا۔

"ہم آپ کو مطلع کرتے ہیں کہ شہر میں آنے کی جرأت نہ کرنا نہ ہی دوکان کھولنا ورنہ ہر طرح کا جانی ومالی نقصان کرینگے۔ اگر جان کی ضرورت ہے تو جو حد ہم نے مقرر کی ہے وہ پار نہ کرنا۔"

(۳) ۱۸/اگست کو لیاں کے تمام گرلز سکولوں کی احمدی معلمات گئیں۔ لیکن عوام نے سکول میں جاکر اپنی لڑکیوں کو باہر نکال دیا۔ اور معلمات کو دھمکی دی کہ اگر وہ پھر آئیں تو ان کی بے عزتی کی جائے گی۔ اور سکول کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا۔

(۲) **کوئٹہ:۔** کوئٹہ میں مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حاضرین اور اہل کوئٹہ کے لئے یہ بات قابل تشویش ہے کہ وہ ہر دو تین روز کے بعد کسی احمدی کا مکان نہیں جلا سکتے اور نہ ہی کسی احمدی کو قتل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے حاضرین سے حلف لیا کہ وہ ہر دوسرے تیسرے روز ایسا کریں گے۔

(۳) **جیکب آباد:۔** ایک غیر احمدی شخص ماسٹر محمد داؤد اپنے ایک احمدی رشتہ دار مکرم محمد عارف صاحب سید صاحب پور کے سسرال اور ان کی بیوی کو یہ کہکر بھڑکا رہے ہیں کہ اس کا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ اور اب وہ بیکاری کی زندگی گذار رہی ہے۔

(۴) **شکار پور سندھ:۔** ایک احمدی مبارک احمد آف شکار پور جماعت اسلامی کے نیشنلائز (Nationalised) سکول میں مدرس ہیں کے ساتھ بدسلوکی کی جا رہی ہے۔

(۵) **راولپنڈی:۔** پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی میں ۸/۹ کو امتحان شروع ہوئے تھے۔ لیکن طلبہ نے احمدی طلبہ اور اساتذہ کو نوٹس دے دیا ہے کہ وہ امتحان دینے یا لینے کو نہ آئیں۔ ورنہ وہ حالات کے خود ذمہ دار ہونگے۔ انہوں نے دکانوں ...

کیا۔ اور کلمہ بھی بھی دیں۔

(۳) ۱۲-۸، ۱۰-۷ کے جلسوں میں حکومت وزیر اعظم اور خورشید حسن میر کے خلاف گالیاں استعمال کیں۔ اور کہا کہ ہم ۷/ستمبر کی رات تک انتظار کریں گے۔ اگر ہمارا مطالبہ نہ مانا گیا تو قتل عام کریں گے۔ احمدی اپنی قبریں تیار رکھیں۔

(۶) **اسلام آباد:۔** سنٹرل گورنمنٹ کالج اسلام آباد کے احمدی پروفیسر منور احمد صاحب کالج گئے تو لڑکوں نے کہا کہ ہرگز ان سے نہیں پڑھیں گے۔ پرنسپل صاحب نے منور صاحب سے کہا کہ آپ دس دن کی رخصت لے لیں۔

(۲) اسلام آباد یونیورسٹی میں دو احمدی پروفیسر ظفر وینس اور ڈاکٹر منیر رشید صاحب اور دیگر چار کارکنان ڈیڑھ ماہ کی جبری رخصت پر ہیں۔

(۳) ۱۷/۸ کی رات جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی رونیزی صاحب نے تقریر کی اور کہا کہ ۶/ستمبر کو تمام علماء اسلام آباد میں جمع ہوں گے۔ اور ۷/ستمبر کی رات ۱۲ بجے تک انتظار کر کے ایک بہت بڑا جلسہ کریں گے۔ اگر حکومت نے ہماری مرضی کے خلاف فیصلہ کیا تو ۸/ستمبر کو صبح سے قتل عام شروع کر دیں گے۔

(۴) اسلام آباد کے ایک احمدی دوست مکرم عبدالرحیم صاحب پراچہ کے گھر بارود یا پٹرول والی بوتل پھینکی گئی جس سے دھماکہ ہوا۔

(۷) **پشاور:۔** ایک احمدی سلیم احمد شاہ صاحب P.A.F شاہین سکول میں سینئر ٹیچر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ انکی ملازمت ختم کرنے کی دھمکی دے کر اور مجبور کر کے استعفیٰ لکھوا لیا ہے۔

(۸) **بازید خیل** (پشاور) ۲۴/۸ کو ایک عورت کو جو ڈاکٹر منظور احمد صاحب احمدی کے گھر دودھ دے کر جا رہی تھی۔ دوا خان ولد قاسم نے روکا اور غلیظ گالیاں دیں۔

(۲) اسی روز رحمان گل ولد عبدالغفار خان کے بچوں نے درختوں پر چڑھ کر احمدی مستورات پر آوازے کسے اور ہاتھوں کے ذریعہ نہایت فحش حرکات کیں۔

(۳) ۲۵/۸ کو ایک احمدی بچے کو ایک شخص تھپڑ مار کر دوڑ گیا

(۴) ۲۸/۸ کو ایک احمدی کو ان کے ...

پر ۳۰ آدمیوں نے حملہ کر دیا۔ اور بندوقوں کے بٹوں سے مارا۔ اور ان سے لائسنس والا پستول بھی چھین لیا۔ اور پھر رائفلیں تان کر انہیں مرزا صاحب کو گالیاں دینے کے لئے کہا۔ اور اپنے عقائد سے انحراف پر مجبور کیا۔

(۵) ۳/۸ کو طاؤس خان آفریدی اور وارث خان نے وزیر احمد کی طرف بندوق کی نالی تان کر ڈرایا دھمکایا اور ۳/۸ کو اذل خان نے بازید خیل کے احمدیوں کو دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے اپنے عقائد سے انحراف نہ کیا تو ایک مسلح جلوس کے ساتھ ان پر حملہ کر کے انہیں تباہ کر دیا جائے گا۔

(۹) **ساہیوال:۔** ۸/اور ۹/اگست کی شب کو احمدی گھروں پر بارود کے گولے پھینکے گئے۔ ایک احمدی ناصر احمد ایڈوکیٹ نے پولیس والوں کو ملزموں کی نشاندہی کی تو پولیس والوں نے کہا کہ تم نے خود اپنے گھروں پر گولے پھینکے ہیں۔

(۲) یہاں ایک احمدی نثار احمد صاحب نیشنل بنک میں ملازم ہیں۔ پہلے ان کی تبدیلی کر دی گئی تھی۔ پھر تبدیلی روک دی گئی۔ اور کچھ رخصت بھی مل گئی۔ لیکن اب انہیں دھمکیاں مل رہی ہیں کہ جونہی تم دفتر میں آئے تو ہڑتال کی جائے گی اور تمہارا بائیکاٹ کیا جائے گا۔

(۳) "انتباہ" کے نام سے پوسٹر چسپاں کیا گیا۔ جس میں احمدی طلبہ اور اساتذہ کو سکولوں میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے کہا گیا ہے۔

(۱۰) **جام نور دیہ سندھ** ۱۰/۸ جمعیت والے تمام احمدیوں کی لسٹیں تو بنا ہی رہے تھے۔ مگر اب حکومت نے بھی باقاعدگی سے تمام احمدیوں کی لسٹیں بنائی ہیں ہر شہر اور گاؤں سے پولیس C.I.D اور مختار کار کے ذریعہ بنائی جا رہی ہیں۔

(۱۱) **سرگودھا:۔** ۱۰/۸ کو بلاک نمبر ۱۸ میں دودھ لانے والے کا ایک غنڈہ نے پیچھا کیا۔ اور دھمکی دے کر کہا آئندہ دودھ مت لے کر آنا۔ چنانچہ اس کے بعد سے دودھ والا نہیں آیا۔

(۲) ۱۱/۸ کو سرگودھا سٹیشن پر فائرنگ کرنے والے شاہ پور سے رہا ہوئے۔ تو جلوس کی صورت میں حافظ مسعود احمد صاحب کے گھر پر گئے۔ اور نہایت گندے نعرے لگائے۔

(۳) احمدی ہیڈ ہسپتال سپرنٹنڈنٹ کے گھر پر دھماکہ ہوا۔

(۴) حافظ مسعود احمد صاحب احمدی کے مکان کے قریب ایک دھماکہ ہوا جس کا بے بنیاد الزام حافظ صاحب پر لگایا جا رہا ہے۔

(۵) ۱۲/۸ کو ۱۲ بلاک میں حاجی جنود اللہ صاحب احمدی کی دکان پر دو غنڈے آئے۔ اور دروازے پر لگے ہوئے بڑے شیشے پر وہاں مار کر مریضوں کی موجودگی میں پاش پاش کر دیا۔

(۶) ۱۳/۸ کو ایک احمدی کو برف نہیں لینے دی گئی۔ بابو غلام رسول صاحب احمدی کو بجلی کا بل نہیں ادا کرنے دیا گیا۔ اور کہا کہ چلے جاؤ ورنہ پھاڑ دیں گے۔

(۷) ۱۳/۸ کو تین مستورات سودا سلف لینے بازار گئیں تو غنڈوں نے پیچھا کیا۔ کوئی چیز نہ لینے دی۔

(۸) ۱۴/۸ کو تین مستورات ڈاکٹر بشیر حسین صاحب ہومیو بلاک نمبر گیارہ سے دوائی لینے گئیں۔ غنڈوں نے پیچھا کر کے ڈاکٹر صاحب کو تحریری طور پر دھمکی دی کہ "یہ جو تین عورتیں آپکے پاس آئی ہیں۔ یہ مرزائی ہیں فی الحال انکو دوائی نہ دی جائے ورنہ بہت برا ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب نے وہ چٹ ان مستورات کو دکھا دی۔ اور دوائی نہ دی۔

(۹) ۸ اور ۹ بلاک میں ۱۲/۸ سے فائرنگ کیس والے غنڈوں نے رہا ہونے کے بعد پکٹنگ شروع کر دی ہے۔ فتح محمد صاحب احمدی اپنے ایک احمدی دوست سے ملنے کے لئے گئے۔ تو غنڈوں نے ان کو گھیر لیا اور کہا کہ دوبارہ یہاں آنے کی کوشش نہ کرنا۔

(۱۲) **شیخوپورہ:۔** ۱۸/۸ کو شیخوپورہ میں ایک احمدی خاتون وفات پا گئیں۔ قبرستان میں دفنا چکنے پر شہر سے دو تین سو افراد پر مشتمل ایک ہجوم نعرے لگاتا ہوا قبرستان پہنچ گیا۔ اور قبر کو اکھاڑنا چاہا۔ جس پر تصادم ہو گیا اس اثناء میں انتظامیہ کو اطلاع کر دی گئی تھی۔ چنانچہ D.C خود موقعہ پر پہنچے مخالفین نے ہڑتال کر دی اور غلط بیانی کرتے ہوئے احمدیوں کے ۲۰-۲۲ ذمہ دار آدمیوں کے خلاف ۳۲۶ حـ ۱۴۸ کا پرچہ دے دیا۔

(۱۳) **میانی** ۱۷/۸ کو میانی کی دو معلمات سکول گئیں۔ غنڈوں نے جاتے ہوئے اور واپسی پر آوازے کسے اور گھر تک تعاقب کیا لڑکیوں نے بھی ان سے پڑھنے سے انکار کر دیا

(۲) ۱۷/۸ کو ہی مندرجہ عبارت پر مشتمل ایک پمفلٹ الفتح تنظیم میانی کی طرف سے احمدیوں کو دیا گیا:۔

"آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آج الفتح تنظیم میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ جو کوئی مرزائی مرد یا مرزائی عورت یا مرزائیوں کی مدد کرتے ہوئے باہر جہاں کہیں پر بھی ہو اس کو ہدایت کی جاتی ہے کہ باہر نہ نکلے ورنہ بحالت دیگر الفتح تنظیم کسی نقصان کی ذمہ دار نہ ہوگی۔ اس میں سکول جانا بھی داخل ہے۔

(منجانب الفتح تنظیم میانی ۱۷/۸)

(۳) ۱۸؍۸ ہش کو ایک احمدی خط ڈالنے گیا تو راستہ میں غنڈے ان سے الجھتے رہے۔ پھر ان کے گھر پر پتھراؤ کیا۔ اور نعرے لگائے اور جاتے ہوئے دروازوں کی کنڈیاں لگا گئے۔

(۱۴) **چک جنوبی نمبر ۳۳:۔** ۱۵؍۸ ہش کی رات جلسہ ہوا جلسہ میں اشتعال انگیز تقاریر کی گئیں۔ اور بعض احمدیوں کے گھروں پر پتھراؤ کیا اور نعرے لگائے۔

۱۵ **دریا خان:۔** یہاں سٹی انسپکٹر پولیس نے مکرم شیخ صدیق احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دریا خان کو بلایا تھا کہ آپ سب احمدیوں کے نام لکھوا دیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے حلقہ کے بعض چوک میں احمدی دوستوں کے اور اپنے نام لکھوا دیئے ہیں۔

(۱۶) **گوجرہ:۔** ایس۔ ایچ۔ او صاحب کو موقع پر لا کر پکٹنگ والے شرپسند دکھائے لیکن ایس۔ ایچ۔ او صاحب نے انہیں چلے جانے کے لئے کہا۔ ایس۔ ایچ۔ او کے چلے جانے پر پکٹنگ کرنے والے واپس آ گئے۔

(۱۷) **گوجر خان:۔** ۲۸۔ ۲۹ جولائی کی درمیانی شب بیاہ شادیوں پر چھوڑے جانے والے بارودی گولے احمدیوں کو ہراساں کرنے کے لئے چھوڑے گئے

(۲) آزاد کشمیر (کوٹلی) کے ایک احمدی کو معمول کے مطابق سودا لے کر جانے لگے تو جس سے خریدا تھا۔ اس نے مخبری کر دی جس پر تنظیم سرفروشان کے غنڈے رات بھر ان کو اذیت دیتے رہے۔ پھر عقائد تبدیل کرنے پر مجبور کیا اور جلوس نکلوا کر احمدیوں کی دکانوں کے سامنے نعرے لگائے۔ پھر توبہ نامہ پر دستخط کروا کر اعلان کیے اور فوٹو اتار کر جانے دیا۔

(۱۸) **حاصل پور:۔** یہاں باہر سے آنے والے دو احمدیوں کو مارا گیا۔ اور ان کا منہ کالا کر کے شہر میں پھرایا گیا۔ پیانیر انتظامیہ نے بھی مکمل طور پر بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

(۱۹) **ڈسکہ:۔** ۱۰؍۸ ہش کو شاہین ریڈیو سروس عبد الستار صاحب احمدی کی دکان پر پانچ غنڈے آ کر گاہکوں کو روکتے رہے۔

۱۰؍۸ ہش کو بشیر احمد صراف کی دکان پر ایک غنڈہ طاہر اسلام عرف گڈ دین ساتھیوں کے ساتھ آیا۔ اور موصوف کی دکان جبراً بند کروا دی

(۳) ۱۰؍۸ ہش کو ہی گڈہ بدمعاش اور ایک ساتھی نے محمد ابراہیم صاحب عابد احمدی کے پیٹ میں دندانے دار خنجر گھونپنے کی کوشش کی۔ عابد صاحب کا ہاتھ حملہ روکتے ہوئے زخمی ہو گیا۔

(۴) ۱۱؍۸ ہش کو مولوی فیروز خان اور شیخ عبد الخالق کی معیت میں ایک صد کا جلوس احمدیوں کی دکانوں کی نشاندہی کر کے بائیکاٹ کو سخت کرنے کے اقدامات کرتا رہا۔

(۲۰) $\frac{169}{\text{مراقبہ}}$ $\frac{20}{5R}$ بہاول نگر کے ان دو چکوک میں احمدیوں کے مکانوں پر پتھراؤ کیا گیا اور جلوس نکالے گئے۔

(۲۱) **ملتان:۔** یہاں احمدی طلبہ کو غیر احمدی طلبہ اور اساتذہ کی طرف سے یہ خطوط مل رہے ہیں کہ اگر آپ سکول یا کالج آئیں تو اپنی ذمہ داری پر آئیں۔ ورنہ آپ کی حفاظت کی ذمہ داری کوئی نہیں لے گا۔ تعلیمی ادارے کھل جانے کے باوجود ابھی احمدی طلبہ اداروں میں حاضر نہیں ہو سکے۔

(۲) یہاں میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین نے اعلان کیا ہے کہ وہ کسی احمدی طالب علم کو کالج میں داخل نہیں کرنے دے گی لڑکوں نے قسمیں کھائی ہیں کہ اگر انہوں نے کسی احمدی طالب علم کو کیمپس میں دیکھا تو اسے مار دیں گے۔ یا خود مر جائیں گے۔

(۲۲) **پھلوکی:۔** ایک عورت نے احمدیوں کے ہاتھ سبزی فروخت کی تو اس کا منہ کالا کر کے گاؤں میں پھرایا گیا۔

(۲۳) **لالہ موسیٰ:۔** یہاں کی احمدیہ مسجد تادم تحریر غیر احمدیوں کے قبضہ میں ہے۔

(۲۴) **چوک لیہ:۔** ۲؍۸ ہش احسان باری اور ارباب عالم نے اپنی تقاریر میں کہا کہ ان کا ربوہ کا سفر حکمت سے خالی نہ تھا۔ تین چار اسٹیشن ربوہ سے پہلے ہی انہوں نے نعرہ بازی شروع کر دی تھی اور ربوہ اسٹیشن پر نعرہ بازی کا پروگرام مرتب کر دیا تھا۔

(۲) انہوں نے یہ بھی کہا کہ کوئی احمدی کسی تعلیمی ادارے میں آنے کی جرأت نہ کرے۔ اگر جرأت کرے گا تو اپنا کفن اپنے ساتھ لے کر آئے۔

(۳) یہاں بلدیہ کے گرلز اور بوائے سکولوں میں ماسٹر حامد علی صاحب احمدی سنٹرل ہیڈ ماسٹر ہیں۔ غیر احمدی اساتذہ نے انہیں متفقہ طور پر تاریں دی ہیں کہ انکی ہیڈ ماسٹری میں سکولوں کا بائیکاٹ کریں گے

(۲۵) **لاہور:۔** ۶؍۸ ہش کو شاد باغ لاہور میں ایک احمدی کے مکان پر آتش گیر مادہ کی بوتلیں پھینکیں جن کی وجہ سے مکان کو آگ لگ گئی۔

(۲) رحمان پورہ لاہور میں ۱۱؍۸ ہش سے پانچ احمدی گھروں کی ناکہ بندی کر کے ان پر پتھراؤ کیا جا رہا ہے۔ دفاتر میں جانے سے روکا جاتا ہے۔ ایک احمدی اس محلے میں اپنے کسی عزیز سے ملنے گئے تو شر پسندوں نے ان کا پیچھا کیا۔ انکو ٹکر ماری اور پیٹ میں گھونسے مارے گئے

پکٹنگ شدید کر دی گئی ہے۔

(۳) ۱۲؍۸ ہش کو باٹا شو کمپنی لاہور کی ایک انتظامیہ نے پندرہ احمدی ملازمین کو غیر معینہ مدت کے لئے رخصت پر بھیج دیا ہے۔

(۴) ۱۵؍۸ ہش کو ایک احمدی Animal Husbandry کالج میں داخلہ کے فارم جمع کروانے گیا۔ تو کالج کے گیٹ پر اسلامی جمعیت والے لڑکے آ گئے۔ اور اسے پکڑ کر مکوں اور ٹانگوں سے چار منٹ تک پیٹتے رہے۔

(۵) ۱۶؍۸ ہش کو فرید پراچہ نے اعلان کیا کہ جب تک مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ ہم مرزائی طلبہ کو سکولوں اور کالجوں میں داخل ہونے نہیں دیں گے۔ اور اگر کوئی مرزائی طالب علم سکول کالج میں داخل ہوا تو وہ واپس نہیں جائے گا۔

(۶) ۱۷؍۸ ہش کو الطاف پارک نزد شاد باغ لاہور ایک پرائمری سکول میں لکھ کر لگا دیا گیا ہے کہ یہاں مرزائی طالب علم داخل نہیں ہو سکتے۔

(۷) ۱۷؍۸ ہش کو پنجاب یونیورسٹی میں اکنامکس ڈیپارٹمنٹ کی مسز زینب ماجد احمدی (جو شعبہ کی صدر مقرر ہو رہی ہیں) کہ طلبہ نے کہا کہ وہ یونیورسٹی چھوڑ جائیں ورنہ نتائج کی ذمہ داری ان کی اپنی ہو گی اسی طرح اکنامکس میں چھٹے سال کے ایک احمدی طالب علم کو دوسرے طلبہ نے بری طرح پیٹا۔

(۸) شاہدرہ ٹاؤن لاہور میں پولیس نے ایک ریڑھی والے کو کسی وجہ سے احمدیہ مسجد کے قریب مارا جس پر ہڑتال کی گئی۔ اور اس کا الزام جماعت کے سر تھوپنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ احمدیوں نے اس کو مارا ہے

(۹) ۱۸ اور ۱۹ اگست کو مغل پورہ میں عبد الغنی صاحب مجاہد امرتسری کے مکان کو آگ لگا دی گئی۔ جس سے مکان کا ایک حصہ جل گیا۔ اور ایک کمرہ کی چھت گر گئی

(۱۰) ۱۸؍۸ ہش کو طالب علم راہنماؤں نے مسلم مسجد لوہاری گیٹ میں مندرجہ ذیل فیصلوں کا اعلان کیا:۔

(الف) کسی احمدی طالب علم یا استاذ کو کالج یا اسکول میں داخل ہونے نہ دیا جائے اور اگر وہ جائے تو پھر واپس نہ آنے دیا جائے۔ (ب) ۷ ستمبر سے پہلے پہلے کسی ایک مقررہ دن پر تمام سکولوں اور کالجوں میں مکمل ہڑتال کی جائے ۷ ستمبر کو اگر اعلان توقع کے مطابق نہ ہوا تو ہمارا پہلا مطالبہ "بھٹو حکومت توڑ دو" کے متعلق ہو گا اور اس کے لئے ہر قربانی دیں گے۔

(۱۱) ۱۸؍۸ ہش طلبہ کے سیکرٹری اسلم جاوید نے مسلم مسجد میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "راے صاحب اور بھٹو صاحب سن لیں ہم آ رہے ہیں دما دم مست قلندر مرزائیوں کا پہلا نمبر اور آپ کا دوسرا نمبر اور اگر آپ نے مرزائیوں کا تحفظ لیا تو دما دم مست قلندر آپ کا پہلا نمبر اور مرزائیوں کا دوسرا نمبر پھر بھٹو صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔ "آپ نہیں رہیں گے آپ نہیں رہیں گے"

(۱۲) ۲۰؍۸ ہش کو مغل پورہ کے ایک احمدی لڑکے کو جو اسلامیہ ہائی سکول کینٹ میں پڑھتا ہے اس کے کلاس فیلو ساتھیوں نے مارا اور دانت توڑ دیئے۔

(۲۶) **دولیال جنار (آزاد کشمیر)** ۱؍۸ ہش کو چند احمدیوں پر شرپسندوں نے پتھراؤ کیا۔ اور کیچڑ مار مار کر ان کے کپڑے خراب کیے

(۲۷) **کوٹلی (آزاد کشمیر)** یہاں احمدیوں کو شدید تکالیف دے کر اپنے عقائد سے منحرف ہونے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

(۲۸) **لائل پور:۔** ۱؍۸ ہش سے یہاں احمدیوں کو شدید تکالیف دے رہے ہیں ایک احمدی کو گھیر کر کاٹن مل کے ریسٹ ہاؤس میں لے گئے۔ اور ان کو اپنے عقائد سے منحرف ہونے کے لئے کہا گیا۔ سات اگست کو میڈیکل کالج کے ایک احمدی طالب علم تنویر احمد کو لڑکوں نے اغوا کر لیا اور کالج کے ایک کمرے میں بند کر کے ان پر تشدد کیا گیا۔ پرنسپل اور ایک پروفیسر نے بچانے کی کوشش کی لیکن لڑکے باز نہ آئے اور ان کو گھر نکالنے کا مطالبہ کیا۔ ۲؍۸ ہش کو ایک احمدی جو پریمیر ملز میں ملازم تھے فارغ کر دیا گیا۔ ۱۵؍۸ ہش رات کو کچھ آدمی آپس میں لڑ پڑے ان میں سے کسی نے سلطان نامی غیر احمدی کو چاقو مار کر زخمی کر دیا۔ اس کا بے بنیاد الزام ایک احمدی طالبہ ناصر احمد پر لگایا جا رہا ہے۔ ۱۶؍۸ ہش کو زرعی یونیورسٹی کے ایک طالب علم نے وائس چانسلر سے مل کر کالج میں حاضر ہونے اور حفاظت کی ذمہ داری کے لئے دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کی کسی قسم کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں ہوں اور کسی قسم کا مشورہ دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ ۷ ستمبر تک کالج میں نہ آئیں۔ یونیورسٹی میں بڑے بڑے بینرز "مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہے" "مرزائی کافر ہیں" لگے ہوئے ہیں۔ وائس چانسلر نے کہا کہ انکو ہٹانا میرے بس میں نہیں ہے۔

(۲۹) $\frac{31}{5.8}$:۔ ۷ اگست کو یہاں

ایک احمدی کے کھیتوں میں سے دو بیگھے چارہ کاٹ کر لے گئے۔ اور آئندہ کے لئے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ احمدیوں کی فصلیں مویشی چھوڑ کر تباہ کی جا رہی ہیں۔ اور کھیتوں کو پانی بھی نہیں دینے دیا جاتا کماد بیلنے والا ایک بیلنا مخالفین زبردستی اکھاڑ کر لے گئے۔ پولیس موجود ہے لیکن تعاون نہیں کرتی اور لوگ برابر نقصان کر رہے ہیں۔

(۳۰) **اوچ شریف بہاولپور:۔** تین ہفتے قبل شر پسندوں نے حملہ کیا تھا۔ اس وقت سے احمدیوں کی دکانیں بند پڑی ہیں۔ انتظامیہ دکانیں کھولنے نہیں دیتی

(۳۱) **ڈیرہ غازی خان:۔** یہاں ایک احمدی کو کرایہ کے مکان سے نکال دیا۔ اور کسی اور سے بھی مکان کرایہ پر نہ لینے دیا گیا۔

(۳۲) **راجن پور:۔** یہاں کی پولیس نے جماعت احمدیہ کے متعلق جملہ کوائف اکٹھے کرنے کا حکم دیا ہے۔ جن میں مرد عورتوں بچوں بالغ نابالغ کی تعداد جماعتوں کے بجٹ ۱۹۷۳ء میں جماعت کی تعداد اور موجودہ تعداد انکے سرکاری ملازمین کے کوائف اور بیرون ملک رشتہ دار احمدیوں کے کوائف حاصل کرنا شامل ہے۔

(۳۳) **کیمبل پور:۔** ایک احمدی خاتون فوت ہو گئی۔ غیر احمدیوں نے قبرستان میں دفن کرنے سے منع کر دیا۔ جس پر وارثوں نے اپنی ملکیتی زمین میں دفنایا۔ غیر احمدی لوگوں نے جلوس نکالا۔ اور قبرستان میں تمام احمدیوں کی قبروں کو اکھاڑ دیا۔ اور کتبے توڑ دیئے بہت سے احمدیوں کو اپنے عقائد سے منحرف ہونے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

(۳۴) **بھیرہ:۔** ایک غریب احمدی خاتون بیمار تھیں۔ شدید بائیکاٹ کے باعث علاج سے محروم رہ کر بالآخر وفات پا گئیں۔ ابتداً تدفین میں مخالفین نے روک ڈالی لیکن انتظامیہ نے مداخلت کر کے تدفین کرا دی۔ ایک غیر احمدی کا اس جرم کی بناء پر منہ کالا کر کے جلوس نکالا گیا کہ وہ احمدیوں کو آٹا دینے آیا تھا۔ پکٹنگ پھر شروع ہو چکی ہے۔

(۳۵) **خوشاب:۔** ۱۶ راگست کو احمدی اساتذہ جب اپنے سکول میں گئے تو ان کو حاضری لگانے سے روک دیا گیا۔ اور کہا گیا کہ آئندہ سکول نہ آئیں۔

(۳۶) **راہوالی:۔** احمدیہ مسجد کے نزدیک اہل مسجد میں ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ احمدیوں کے خلاف تقاریر لگائی جاتی ہیں

(۳۷) **واہ کینٹ:۔** ایک احمدی عزیز کی پر چار غنڈوں نے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ دو گھنٹہ تک فرسٹ ایڈ نہ مل سکی جس کی وجہ سے کافی خون بہہ گیا انہیں وہیں سکول سے مارا گیا اور حملہ آور ان کی سائیکل بھی لے گئے۔

(۳۸) **نارووال:۔** گزشتہ چند دنوں سے شریر لڑکے اکٹھے ہو کر رات اور دن نعرے لگاتے پھرتے ہیں اور احمدیوں کے گھروں میں پتھر اور کنکر پھینکتے ہیں۔ خطیب مولوی یحیٰی صاحب مولوی سلیمان صاحب، حاجی صدیق صاحب مولوی جبار صاحب جماعت اسلامی مولوی رفیق ادیب۔ مولوی غلام رسول یہ تمام گند اچھالتے ہیں اور عوام کو بھڑکاتے ہیں۔ مورخہ ۱۱ راگست مسجد حنفیہ قاسمیہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں ڈسکہ کے مولوی فیروزالدین نے بانی جماعت احمدیہ پر عجیب و غریب قسم کے الزامات لگائے۔ اور کہا کہ ہم احمدیوں کو نارووال میں نہیں رہنے دیں گے۔

(۳۹) **حافظ آباد:۔** ۱۱ راگست کو ایک احمدی بس پر سوار ہو کر یہاں کے بس اڈہ سے ابھی شہر سے باہر ہی تھی کہ بعض شر پسند لوگوں نے جو حافظ آباد سے تعلق رکھتے تھے اور تانگے پر لاؤڈ اسپیکر لگا رکھا تھا۔ یہ اعلان کرنے لگے کہ بس میں سے مرزائی کو اتارا جائے چنانچہ ان کو زبردستی وہیں اتار دیا گیا۔

(۴۰) **بہاولپور:۔** ۱۸ راگست کو چوہدری بشیر احمد احمدی نے ایک لڑکے کو جو ان کے پٹرول پمپ کے پاس پکٹنگ کے ضمن میں آیا۔ اور وہاں بڑی گولی بجری بکھیرنے لگا، رستہ چھوڑنے کو کہا اس پر وہ لڑکا گالیاں دینے لگا مولوی اور دوسرے لوگ اکٹھے ہونے لگے اور سڑک میں اینٹوں سے رکاوٹ کھڑی کر کے یہ واقعہ بنایا کہ چوہدری بشیر احمد طالب علم کو قتل کرنا چاہتے ہیں انتظامیہ نے جانبداری سے کام لیتے ہوئے چوہدری صاحب کے خلاف ۳۰۷ کا مقدمہ درج کیا ہے۔ روزنامہ مشرق نے اس ضمن میں نہایت مبالغہ انگیز خبر شائع کی ہے۔ ۱۸ راگست کو ہی ایک احمدی S.D.O محمد باقر کو بازار میں مارا پیٹا گیا۔

(۴۱) **سانگلہ ہل:۔** یہاں تھانہ میں دو تین صد افراد کی موجودگی میں مفتی ظفر علی نوانی نے تقریر کی کہ ہم مرزائیوں کے ہاتھ اور پیر قلم کرائیں گے۔ ۱۹ راگست کے جلسہ میں دیگر مولویوں کے ساتھ قتل عام کی دھمکی دی گئی اور ۲۰ راگست کو عام ہڑتال کرا دی اور احمدیوں کے مکانوں پر پتھراؤ کرایا گیا۔ بدیں وجہ سانگلہ ہل کے حالات خطرناک صورت اختیار کر گئے ہیں۔

(۴۲) **خانیوال:۔** ۲۰ راگست دو احمدی دکانوں پر پتھراؤ کیا گیا۔

پاکستان بھر میں بعض شہروں میں روزانہ بعض میں ایک دن چھوڑ دوسرے دن تقاریر اور درسوں کا سلسلہ جاری ہے جس میں جماعت احمدیہ کے خلاف زہر اُگلا جاتا ہے۔ اور عوام کو قتل و غارت اور لوٹ مار پر اکسایا جاتا ہے۔ بعض شہروں کے نام یہ ہیں:۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ گوجرہ بہاولنگر۔ جھنگ۔ حافظ آباد۔ مغلپورہ لاہور سرگودھا۔ $\frac{39}{D.B}$۔ خوشاب۔ کھاریاں۔ ترگڑی۔ پھلوکی۔ تلی پور چھٹہ۔ پنڈی بھٹیاں۔ جہلم بوچھال کلاں۔ کھیوڑہ۔ پنڈ دادن خان۔ ڈیرہ غازی خان۔ لاہور۔ پشاور۔ احمد خیل بازید خیل۔ ملتان۔ لیہ۔ سیالکوٹ شیخوپورہ وغیرہ میں بے شمار مقامات میں احمدیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے لئے دودھ پانی اور دیگر اشیاء بھی نہیں پہنچنے دی جاتیں ایسے چند مقامات درج ذیل ہیں:۔ منڈی پور۔ گوجر خان۔ کھاریاں مردان۔ لیہ جلال۔ بھون (جہلم) گوجرہ۔ بھیرہ۔ رحمان پورہ۔ لاہور دھاڑی۔ مٹھہ ٹوانہ۔ کوٹلی (آزاد کشمیر) جہلم۔ سانگلہ ہل۔ دودھیال۔ بازید خیل۔ چک $\frac{170}{10.R}$۔ چک $\frac{56}{47}$ $\frac{179}{14}$۔ خوشاب۔ لائل پور۔ شمس آباد۔ سرگودھا۔ بلال $\frac{327}{H.R}$۔ $\frac{181}{مراد}$۔ بہاول نگر۔ فورٹ عباس۔ ہارون آباد۔ چک $\frac{169}{مراد}$ چشتیاں۔ حاصل پور۔ ڈاہرانوالہ چک $\frac{3}{R}$۔ بہاول نگر شہر۔ شیخوپورہ لاہور۔ پشاور۔ لالیاں۔ بہاولپور $\frac{106}{ML}$۔ دولیاں جٹاں۔ ڈسکہ نارووال۔ کڑیال۔ پسرور۔ کوٹلی لوہاراں۔ ترگڑی۔ گھنگ منڈی۔ گھروالی۔ منڈیالہ وڑائچ۔ نوشہرہ ورکاں۔ پیرو غزنی۔ ڈیرہ غازی خان پھلوکی۔ راہوالی۔ تلونڈی موسیٰ خان۔ سادھوکے۔ گوجرانوالہ ورکاں وزیر آباد۔ موہن وال۔ علی پور چٹھہ لویری والا۔ چک چٹھہ۔ ڈاہرانوالی پریم کوٹ۔ پنج گرائیں۔ ہری شاہ رحمان۔ سکھیکی۔ مریدکے۔ شیخوپورہ خانیوال۔ کوٹ تارڑ ؛

اس دردانگیز صورت حال میں کچھ ایمان افروز واقعات

پاکستان میں احمدیوں پر مظالم ڈھائے جانے کی دردانگیز صورت حال قارئین کرام مطالعہ کر چکے ہیں۔ ایسے ہی وقت میں بیسیوں ایمان افروز واقعات بھی سننے میں آ رہے ہیں جن میں سے حسب گنجائش چند ایک کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے (۱) پاکستان کی نیشنل اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو بیانات کے لئے بلایا۔ حکومت نے زیادہ تر ایسے سوالات پہلے ہی تیار کر لئے ہوئے تھے کہ حضور کو ان کا علم اس وقت ہوتا جب آپ سے خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں سوال کیا جاتا حضور کے جواب ایسے صحیح فوری اور مؤثر ہوتے کہ ایک موقع پر اسمبلی کے سپیکر کو شبہ ہو گیا کہ ان کے سوالات جو بیغہ راز تھے Leak out ہو گئے ہیں چنانچہ سپیکر نے حضور سے پوچھ ہی لیا کہ آپ کے سوالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے سوالات Leak out ہو گئے ہیں۔ حضور نے فرمایا درست ہے یہ Leak out ہو چکے ہیں۔ مگر آج نہیں بلکہ آج سے ۸۰ سال پہلے سے Leak out ہو چکے ہیں۔ کیونکہ یہ کوئی نئے سوال نہیں۔ گذشتہ ۸۰ سال سے ہم سے یہی سوالات ہوتے چلے آئے ہیں۔ اور ہم ان کے جواب دیتے رہے ہیں۔ اور آج بھی دے رہے ہیں۔

(۲) ایک خاتون جو جماعت اسلامی کی بڑی ہی متعصب اور سرگرم ممبر رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ پر مظالم کے سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہی ہیں۔ اس خاتون نے خواب دیکھی کہ ایک پیالہ جو بڑا چمکدار ہے۔ اور زمین سے اوپر آسمان کی طرف اڑتا جا رہا ہے۔ لیکن اونچا جا کر الٹ گیا ہے۔ اسمیں سے کوئی ایسی خطرناک چیز نکلی جو تمام پاکستان پر چھا گئی۔ اس کی وجہ سے پاکستان میں شدید تباہی آئی۔ اور موتیں ہو رہی ہیں خواب میں ہی انہیں یہ تفہیم ہوئی کہ یہ سب کچھ احمدیوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے ہوا ہے وہ شدید دہشت زدہ ہوئیں۔ اور سمجھتی تھیں کہ اب موت آئی کھڑی ہے۔ اس وقت اس

نے اپنے بڑے لڑکے کو جگایا۔ اور کہا کہ میں نے یہ خواب دیکھی ہے۔ اور میں سمجھتی ہوں آج رات یہی صورت واقع ہو جائے گی۔ اس لئے میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میں احمدیت کو سچا سمجھتی ہوں اور میں احمدی ہوں۔ اگر میں مر جاؤں تو ربوہ میں قبول احمدیت کی اطلاع دے دینا۔ خیر رات گذر گئی۔ ان کے چار بیٹے ہیں۔ وہ چاروں کو لے کر صبح ربوہ کو روانہ ہو گئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کر لی

(۴) ژوبی شہر میں ایک احمدی صاحبزادہ عبد الحمید کی فیملی ہے۔ دشمنوں نے اس کنبہ کے تمام افراد کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ جسکی اطلاع انہیں مل گئی۔ آپ کے کچھ غیر احمدی رشتہ دار بھی حملہ کی صورت میں آپ کی مدد کو آئے۔ دشمن سینکڑوں کی تعداد میں تھا۔ جس نے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ تین دن تک فائرنگ ہوتی رہی دشمن تو ہر روز نیا سامان اور نئے آدمی لے کر آتا رہا۔ مگر صاحبزادہ صاحب کی فیملی گھر کے اندر ہی محصور تھی۔ جو کچھ ان کے پاس موجود تھا، اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے سہارے بچاؤ کرتے رہے تیسری رات دشمن اچانک گھر کا محاصرہ چھوڑ کر چلا گیا۔ صاحبزادہ صاحب نے فیصلہ کیا کہ چونکہ اب مقابلہ کے لئے ہمارے پاس کچھ نہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ یہاں سے نکل کر چلے جائیں۔

آدھی رات کے وقت گھر کے تمام خورد وکلاں افراد نکل کر کھڑے ہوئے۔ غیر احمدی رشتہ داروں میں سے بھی چند ہمراہ ہو لئے۔ وہاں سے محفوظ مقام ۴۰ میل کے فاصلہ پر تھا۔ دشمن کی زد سے بچنے کے لئے راتوں رات سارا سفر طے کرنا ضروری تھا۔ قافلہ میں چھوٹی عمر کے معصوم بچے بھی تھے۔ نہ کوئی سواری پاس نہ زاد راہ حتیٰ کہ پینے تک کے لئے پانی نہ تھا۔ راستہ سارا پہاڑی بالکل خشک اور بنجر تین دن تک گھر پر دشمن کے مقابلہ میں گزارے تھے جس نے کسی کو اچھی طرح کھانے پینے کا موقعہ نہ دیا تھا۔ دعائیں کرتے آہستہ آہستہ جا رہے تھے۔ سفر لمبا تھا لیکن بہت تھوڑی باقی تھی۔ چلتے چلتے ایک ننھی پوتی مارے پیاس کے رونے لگی۔ ڈر کر دشمن آواز سن کر تعاقب نہ کرے۔ معصوم بچہ کو چپ بھی کس طرح کرائیں! آخر مارے پیاس کے بچی بے ہوش ہو گئی۔ نزع کی حالت تک نوبت پہنچ گئی۔ اسے زمین پر ڈال دیا گیا۔ اچانک صاحبزادہ صاحب کی نظر کچھ فاصلہ پر چاندنی روشنی میں چمکتی ہوئی چیز پر پڑی دیکھا تو درخت کا ایک لوٹا ہے جو آدھ پانی سے بھرا ہوا ہے۔ بچی کو پانی پلایا۔ تھوڑا تھوڑا باقی افراد قافلہ نے پیا۔ بچی ہوش میں آئی اور آگے چل دیئے ابھی تھوڑی دور ہی چلے تھے کہ صاحبزادہ صاحب کا نوجوان لڑکا۔ جو گزشتہ تین دن متواتر دشمن کے مقابل پر ڈٹا رہا تھا۔ کچھ کھانے پینے کا موقع بھی نہ ملا تھا۔ اب انتہائی نقاہت اور پیاس کے سبب بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ کی عجیب قدرت کہ جس جگہ وہ گرا۔ وہاں ایک چھوٹا سا گڑھا تھا۔ جو صاف شفاف پانی سے بھرا ہوا تھا۔ لڑکے کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اسے ہوش آئی۔ پانی پلایا پھر قافلہ چل پڑا۔ صاحبزادہ صاحب کے غیر احمدی رشتہ دار قدرت کے یہ نظارے دیکھ کر حیران تھے۔ بار بار کہتے کہ یہ سوائے خدا تعالیٰ کے معجزہ کے اور کچھ نہیں ایک تو اس ویرانے میں لوٹے کا ملنا۔ جہاں کہیں کوئی مسافر نہیں گزرا کیونکہ ہم راستے کو چھوڑ کر ویرانے میں چھپ کر جا رہے ہیں۔ دوسرے شفاف پانی کا گڑھا۔ ایسے علاقے میں جہاں کے ہم رہنے والے ہیں۔ ہمیں یقینی طور پر علم ہے کہ یہاں کہیں پر بھی پانی کا نام ونشان نہیں خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اور غیب سے یہ سامان پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بڑا ہاتھ اسمیں یہ نظر آتا ہے کہ اس قافلہ نے اتنا لمبا سفر راتوں رات طے کرنا تھا رات بھی پوری نہیں آدھی رات تھی چلتے گئے اس وقت تک صبح کی روشنی نمودار نہیں ہوئی۔ جب تک کہ قافلہ خطرے والے مقام سے نکل نہیں گیا جب منزل پر پہنچے تو صاحبزادہ صاحب کے غیر احمدی رشتہ دار جو ہمراہ تھے انہوں نے ایسے ایمان افروز نشانات کو دیکھ کر بیعت کر لی۔ الحمد للہ الذی ہدانا للایمان؟

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ ... اور میری بھاوج اہلیہ ... اس سال میٹرک کا اور میرا بیٹا عزیز ... واجد رشاد مڈل کا امتحان دے رہے ہیں۔ سب کی اعلیٰ کامیابی کیلئے اور ان سب کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب کرام دعا کر کے ممنون فرمائیں۔

خاکسار ... احمد ظفر

صدر جماعت ... کشمیر

اخبار بدر کا
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

حالات حاضرہ کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ اخبار بدر کا ایک خصوصی نمبر "خاتم النبیین" شائع کیا جائے۔ جس میں جملہ ضروری مضامین پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہوئے۔ مسئلہ ختم نبوت کی حقیقت معقول رنگ میں واضح کی جائے اور ان تمام غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے جو ان دنوں مخالفین احمدیت کی طرف سے غلط رنگ میں پھیلا کر عوام کو احمدیت سے بدظن کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اخبار بدر کا یہ خصوصی نمبر ایک اہم دستاویز کا رنگ لئے ہوئے ہوگا۔ ان شاء اللہ۔

(ایڈیٹر بدر)

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ ... کیبلا

صدر مکرم شفیق احمد خان صاحب
نائب صدر " مکرم خان صاحب
سیکرٹری مال " شریف احمد خان صاحب
" وقف عارضی " " " "
" تحریک جدید " " " "
" امور عامہ " احمد خان صاحب
قاضی " عبد الصمد خان صاحب

نوٹ:۔ مشروط منظوری چھ ماہ کیلئے دی جاتی ہے۔ جو عہدیداران قرآن مجید پڑھنا نہیں جانتے۔ وہ چھ ماہ کے اندر اندر پڑھنا سیکھ لیں تا اس انتخاب کی مستقل منظوری دی جا سکے۔

جماعت احمدیہ ... پور (راجستھان)

صدر مکرم ڈاکٹر مولوی لطیف صاحب
سیکرٹری مال مکرم ... صاحب
نائب " " عبد اللہ ...
سیکرٹری تبلیغ وتربیت مکرم خالد سعید صاحب

جماعت احمدیہ جموں

صدر مکرم بابو محمد یوسف صاحب

جماعت احمدیہ ... وکیر

سیکرٹری مال مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب
" ضیافت " " ... نثار احمد صاحب
" تعلیم وتربیت " " ... احمد "
" تبلیغ " " محمد نعمت اللہ غوری
" امور عامہ " " محمد ادریس "

مشروط آخر اپریل ۱۹۷۵ء تک۔

" تحریک جدید مکرم عبد الحفیظ صاحب گلبرگہ
" وقف جدید

(مشروط آخر اپریل ۱۹۷۵ء تک۔)

امام الصلوٰۃ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب
(مشروط آخر اپریل ۱۹۷۵ء تک)
سیکرٹری وصایا مکرم مولوی محمد امام صاحب ...
(مشروط آخر اپریل ۱۹۷۵ء تک)
آڈیٹر وامین مکرم مولوی محمد خواجہ صاحب غوری

جماعت احمدیہ ... پہاڑ (کشمیر)

صدر مکرم محمد شاہ صاحب سیفی منشی فاضل
نائب صدر " مولوی سید یوسف شاہ صاحب فاضل
سیکرٹری مال " محمد فقیر غلام رسول صاحب
" تبلیغ " چوہدری عبد الحفیظ صاحب انجینئر
تعلیم وتربیت " عبد الماجد صاحب رضوی B.S.C.
" ضیافت " مولوی سید یوسف شاہ صاحب فاضل
جنرل سیکرٹری " غلام نبی صاحب
(تمام عہدیداران مشروط چھ ماہ کیلئے)

پاکستان میں اینٹی احمدیہ فسادات اور بعض پیشگوئیاں

از مکرم مولوی صدیق اشرف علی صاحب مولوی فاضل مقیم موگرال (کیرلہ)

آج پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو فسادات ہو رہے ہیں اور سوشل بائیکاٹ کیا جا رہا ہے، اور جس طرح کے مظالم احمدیوں پر ڈھائے جا رہے ہیں اس کے تصور سے ہی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر الٰہی جماعتوں کے لئے یہ تکلیف ومصائب نئے نہیں ہیں۔ پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ سے بھی وہی سلوک کئے گئے جو آج جماعت احمدیہ کے ساتھ اس کے مخالفین روا رکھ رہے ہیں۔ اس لئے ان مخالفتوں کے ذریعہ احمدیہ جماعت کو کبھی بھی اس کے عظیم مقصد سے ہٹایا نہیں جا سکتا۔ اور جیسا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے "ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔" بالآخر کامیابی احمدیہ جماعت کے لئے مقدر ہے۔ امتِ محمدیہ کے موعود مسیح اور امام مہدی کے ذریعہ آخری زمانہ میں اسلام کو عالمگیر غلبہ حاصل ہونا بطور پیشگوئی بیان کیا گیا ہے۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ قرآن کریم کی بعض سورتوں میں "مسیح موعود" کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ تفسیر کبیر میں ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ جن سورتوں میں مسیح موعود کا ذکر آتا ہے اُن میں تسبیح کا خاص طور پر ذکر آتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ تسبیح کا کوئی خاص جوڑ ہے۔ یہ تو نہیں کہ جہاں بھی مسیح موعود کا ذکر آیا ہو وہاں تسبیح کا بھی ذکر ہو بلکہ وہ سورتیں جن میں خصوصیت کے ساتھ مسیح موعود کا ذکر کیا گیا ہے ان سورتوں میں تسبیح کا بھی خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ مسیح موعود کا خاص طور پر ذکر سورہ صف۔ سورہ جمعہ اور سورۃ الاعلیٰ میں آتا ہے۔ بعض اور سورتیں بھی ہیں جن میں مسیح موعود کا ذکر آتا ہے ...... لیکن ان تین سورتوں میں خصوصیت کے ساتھ مسیح موعود کا ذکر آتا ہے۔ ان میں سورہ صف کو سَبَّحَ سے ...... سورہ جمعہ کو یُسَبِّحُ سے ...... اور سورۃ الاعلیٰ کو سَبِّحْ سے شروع کیا گیا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الاعلیٰ ص۳۸۹)

(۱)

اس وقت میں سورۃ صف میں بیان کردہ اس پیشگوئی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس میں حضرت مسیح ناصریؑ کی زبانی احمد رسولؐ کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ جس کے اوّل و بالذات مصداق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں لیکن ثانیاً و بالعرض آپؐ کے ظلّ کامل کا بڑی شرح وبسط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

یعنی: اور یاد کر وجب عیسیٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا اے بنی اسرائیل! میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ جو کلام میرے سے پہلے نازل ہو چکا ہے یعنی تورات اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کرتا ہوں۔ اور ایک ایسے رسول کی بھی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا۔ جس کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ رسول دلائل لیکر آگیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا فریب ہے۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اور اللہ ظالموں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

اب دیکھیں یہ کس قدر واضح اور بیّن پیشگوئی ہے جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے بارے میں کی گئی ہے۔ اس میں نہ صرف یہ بتایا گیا ہے کہ آنے والے مسیح موعود کا نام "احمد" ہے بلکہ اس مسیح موعود کے آنے پر اس کے مخالف جو رویہ اختیار کریں گے۔ اس کو بھی نہایت جامع مگر واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ یعنی مسیح موعود اور اس کی جماعت کے بارے میں اُس زمانہ کے علماءِ ظواہر یہ فتویٰ دینگے کہ وہ اسلام سے خارج، کافر و مرتد ہو گئے ہیں۔ اور ان کو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیقی مسلمان ہوں گے اور جن کا اوڑھنا اور بچھونا اسلام ہوگا اور جو اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہوں گے اور جن کا مشغلہ ہی اسلام کی تبلیغ ہوگی۔ اُس وقت کے علماء انہیں اسلام کی طرف بُلائیں گے۔

آج پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے بلکہ آج تک جو سلسلہ احمدیہ اور اس کی جماعت کے ساتھ ہوتا چلا آیا ہے اس آیت کی عملی تفسیر اور تصویر ہے۔ پاکستان کے احمدیت کے مخالفین کا دعویٰ ہے کہ لوگوں کو کافر یا مسلمان کہنے کا حق اُن کو حاصل ہے۔ اور اس "حق" کی بنا پر آج وہ احمدیوں کو اسلام کی طرف بُلا رہے ہیں۔ اس طرح ہمارے مخالفین "وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ" والی قرآن کریم کی پیشگوئی کو عملاً پورا کر کے اس کا ناقابلِ تردید ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔

(۲)

اسی طرح پر مفسرین کرام نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اس سورۃ میں جو لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ میں دینِ اسلام کو تمام دیگر ادیان پر روحانی غلبہ دلائے جانے کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا ظہور امام مہدی اور مسیح موعود کے زمانہ میں ہونے والا ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۶ء میں لاہور میں جلسہ مذاہب عالم منعقد ہوا اس میں ہر مذہب کے نمائندہ کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے اور مقررہ عنوانات پر اظہارِ خیال کا موقعہ دیا گیا۔ دُنیا اس بات پر گواہ ہے کہ اس موقعہ پر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جو مضمون پڑھ کر سنایا گیا اس کو سُننے کے بعد تمام سامعین نے یک زبان ہو کر اس بات کا اعتراف کیا کہ یہ مضمون تمام مضمونوں پر غالب رہا ہے۔ یہ وہ دلائل اور براہین اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا واضح ثبوت تھا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا یہ لیکچر کتابی صورت میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس مضمون کا بنظر امعان مطالعہ کرنے والا ہر شخص ذاتی طور پر اعتراف کئے بغیر نہیں رہتا کہ جو خوبیاں قرآن کریم کی رُو سے اسلام کی اس مضمون میں بیان کی گئی ہیں دوسرے مذاہب ایسی خوبیاں پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

نہ صرف اسی ایک ہی موقعہ پر امام مہدی کے ذریعہ "اظہارِ دین علی الادیان" عمل میں آیا، بلکہ آپ کی ساری زندگی اسی میں گزری۔ اور آپؑ کے وصال کے بعد آپؑ کے خلفاء نے اس کام کو آگے بڑھایا۔ چنانچہ آپؑ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں اس جماعت کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہوئی۔ اور اس زمانہ میں اسلام کو دُنیا میں پھیلانے اور اس کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر جو تبلیغی مشن قائم ہوئے اور اس کے لئے مختلف ادارے جو جماعتِ احمدیہ میں قائم ہوئے اور جو آج تک جماعت کی ترقی میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں بلکہ قیامت تک ادا کرتے رہیں گے (انشاء اللہ) وہ سب حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ہی قائم فرمائے ہیں۔ علاوہ ازیں جماعت کے افراد میں مالی و جانی قربانی کی روح پیدا کرنے کے لئے مستقل حیثیت کی حامل جو انتظامی اور مالی تحریکیں جاری ہوئیں وہ بھی آپؓ ہی کے عہدِ خلافت میں جاری ہوئیں۔ مثلاً کے طور پر تحریک جدید اور وقفِ جدید وغیرہ۔ ایسا ہی خدام الاحمدیہ۔ انصار اللہ۔ اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا قیام ہے۔ چنانچہ سورۃ صف کی اگلی آیتوں میں اسی نوع کے کارناموں کی طرف اشارہ ہے۔ فرماتا ہے:-

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝"

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت سے آگاہ نہ کروں جو عذاب الیم سے تمہیں نجات دے۔ وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے رسول پر بھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے بشرطیکہ تم جاننے والے ہو۔

(۳)

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کے عہدِ خلافت میں احمدیت کے لئے نمایاں کامیابیاں مقدر ہیں۔ انشاء اللہ۔ جس کے متعلق مختلف پیشگوئیوں میں اشارے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین میں فوج در فوج لوگوں کے آنے کے بارے میں

مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بعض اشارے دیئے ہیں اور ساتھ ہی اس بات کا اشارہ کیا ہے کہ آپ کے زمانہ میں احمدیوں کو بہت زیادہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑیگا چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"پس ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے میں ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہوگا تو دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو ریزہ ریزہ ہوجائیں گی۔"

(خلافت حقہ اسلامیہ)

پس یہاں یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ جس قدر اللہ کے دین کی مخالفت زیادہ ہوتی ہے اسی قدر اس کی فتح و کامرانی کے دن بھی قریب آتے جاتے ہیں۔ یہی بات سورۃ صف کی اگلی آیت

وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

میں بیان کی گئی ہے۔ یعنی اس کے علاوہ ایک اور چیز بھی جس کو تم بہت چاہتے ہو وہ اللہ کی تائید اور ایک جلد حاصل ہونے والی فتح ہے۔ مومنوں کو بشارت دے کہ ان کو جلد حاصل ہونیوالی فتح ملے گی۔

اس آیت میں نَصْرٌ کے لفظ سے حضرت حافظ ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام نامی اور اسم گرامی کی طرف بڑے ہی لطیف پیرایہ میں اشارہ کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔

عجیب بات ہے کہ اسی لفظ کو قرآن میں اس سورۃ میں بھی استعمال کیا گیا ہے جس میں اسلام کی عالمگیر فتح کا ذکر ہے۔ جب لوگ اسلام میں فوج در فوج داخل ہونے لگیں گے۔ دیکھئے خدا تعالیٰ سورۃ النصر میں فرماتا ہے :-

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۔

یعنی جب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور کامل غلبہ آ جائے گا اور تو دیکھے گا کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اس وقت اللہ کی تسبیح اور تحمید بیان کر اور اس سے استغفار طلب کر۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اب دیکھئے "النصر" اور "الفتح" کا لفظ دونوں سورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ دوسری طرف جب ہم دیکھتے ہیں کہ اسی سال ہمارے پیارے امام نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کا اجراء فرمایا اور جس کو غیر معمولی برکت اور کامیابی حاصل ہوئی۔ اور اسی تحریک کے ضمن میں آپ نے احمدی احباب کے لئے جو دعاؤں کا روحانی پروگرام رکھا اس میں آپ نے دن میں ۳۳ بار سبحان اللہ و بحمدہ پڑھنے اور ۳۳ بار استغفار پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے تو ہمارے دلوں میں مسرت کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ اس لئے کہ یہی حکم خدا تعالیٰ نے سورۃ النصر میں مومنوں کو دیا تھا کہ جب فتح اور نصر کے دن قریب آجائیں تو تم اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کو لازم پکڑو اور کثرت سے استغفار پڑھو۔

اور جب ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دن میں گیارہ گیارہ مرتبہ

(۱)- ربّنا افرغ علینا صبرًا وّ ثبّت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین ـــ اور ـــ

(۲) اللّٰھمّ انّا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم ۔

پڑھنے کا حکم بھی دیا ہوا ہے تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ کیونکہ قبل از وقت ایسی دعاؤں کا حکم دینا ایک پیشگوئی کی حیثیت رکھتا ہے کہ عنقریب مخالفوں کی طرف سے منظم رنگ میں مخالفت کا طوفان کھڑا ہوگا۔ اور اس وقت جماعت کی ظاہری طاقت اس کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ ہی غیب سے اس کے تدارک کا سامان پیدا کرے گا۔ کیونکہ اس دعا میں یہی بات بتائی گئی ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ لگ گیا کہ احمدیت کی نمایاں کامیابی سے قبل جماعت کو ایک بڑی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔ جیسا کہ آج پاکستان میں ہو رہا ہے۔

(۴)

اب میں ایک اور پیشگوئی کا ذکر کرتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ نے سورۃ البروج میں اس زمانہ کے حالات کے بارے میں بیان کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

والسماءِ ذاتِ البروج والیومِ الموعودِ۔ وشاھدٍ و مشھودٍ۔ قُتِلَ اصحاب الاخدود۔ النّار ذات الوقود۔ اِذْ ھم علیھا قعود۔ وھم علیٰ ما یفعلون بالمؤمنین شھود۔

یعنی قسم ہے مجھے (بارہ) برجوں والے آسمان کی اور اس دن کی بھی جس کا وعدہ ہے۔ شاہد کی بھی اور مشہود کی بھی۔ خندقوں (کے جلانے) والے ہلاک ہوگئے (اور) آگ جس میں (خوب) ایندھن (جھونکا گیا) تھا۔ جب وہ اس آگ پر دھرنا مار کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ جو کچھ مومنوں کو دکھ دے رہے تھے اس سے بخوبی آگاہ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کبیر میں اس بات کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ اس سورۃ میں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں اور آپ کی جماعت پر پیش آنے والے حالات کے بارے میں ذکر موجود ہے۔ آپ رضی ایک جگہ فرماتے ہیں :-

"شاہد مسیح موعود ہیں اور مشہود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہی بات اللہ تعالیٰ نے اس جگہ بیان فرمائی ہے ..... پس شاہد سے مراد یہ ہے کہ اس زمانہ میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت لوگوں کے قلوب سے مٹ چکی ہوگی۔ وہ (مسیح موعود) اس بات کی گواہی دے گا کہ آپ سچے ہیں اور قرآن کریم کی صداقت لوگوں پر واضح کرے گا۔"

پھر آپ رض فرماتے ہیں :-

"میرے نزدیک قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود اذ ھم علیھا قعود کے ذریعہ ایک دوسری پیشگوئی شروع کی گئی ہے۔ پہلے یہ بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ اور اسلام کو غالب کرے گا..... اب یہ بتاتا ہے کہ یوم موعود آسانی سے نہیں آئے گا بلکہ اس کے لئے مومنوں کو بڑی بھاری قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یوم موعود کے متعلق بڑا زور دیا گیا تھا اس لئے ممکن تھا جماعت موعود یہ خیال کرلیتی کہ یوم موعود خود بخود آجائیگا ہمیں اس کے لئے کسی خاص جدّوجہد سے کام نہیں لینا پڑے گا سو خدا تعالیٰ نے قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود کے ذریعہ اس خیال کا ازالہ کر دیا اور بتایا یہ یوم موعود آئے گا تو سہی مگر تمہیں اپنی جانوں کو اس راہ میں قربان کرنا پڑیگا اور مخالفین کے جور و ستم اور ان کے بھیانک مظالم کا ایک عرصہ تک تختۂ مشق بننا پڑے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جماعت کو بارہا اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی ہم سے موت کا مطالبہ کرتی ہے۔ اگر ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ بغیر ان قربانیوں کے جو صحابہ رض نے کیں۔ یا بغیر ان قربانیوں کے جو سابق انبیاء کی امتیں بجا لائیں ہم اپنے مقصود کو حاصل کرلیں گے تو ہم سے زیادہ احمق اور غلط خوردہ کوئی نہیں ہوسکتا..... چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہوجائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلّتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے، ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۴ تا ۱۶)

اسی طرح فرماتے ہیں :-

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہوجائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔" (الوصیت)

(تفسیر کبیر سورۃ البروج صفحہ ۳۶۲، ۳۶۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض نے سورۃ البروج کی مذکورہ آیات سے استنباط کرکے جماعت احمدیہ پر آنے والے جن حالات کا ذکر فرمایا ہے یہ تمام صورت حال آج پاکستان میں حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ آج احمدیوں کے خلاف پاکستان میں چاروں طرف آگ بھڑکائی جارہی ہے۔ ان بیگناہ احمدیوں کو اپنے ہی ملک میں امن سے جینے نہیں دیا جارہا۔ قرآن کریم نے مختصر الفاظ میں ظلم و بربریت کا واضح نقشہ اذ ھم علیھا قعود وھم علیٰ ما یفعلون بالمؤمنین شھود کے ذریعہ بیان کیا ہے۔ حکومت پاکستان کے افسران جو ملک کے شہریوں کی جان ومال کے محافظ کہلاتے ہیں خود احمدیوں کے خلاف بھڑکائی گئی آگ کو ہوا دیتے رہے۔ اقتدار کی کرسیوں پر بیٹھ کر اس بات کی نگرانی کرتے رہے کہ احمدیوں کے خلاف ہو رہے ظلم وستم میں کوتاہی نہ ہونے پائے ان شرمناک مظالم پر بجائے اظہار افسوس کرنے کے وہ ایک گونا خوشی محسوس کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وہ جو کچھ مومنوں سے کر رہے ہیں اس کے بد انجام سے یہ کہہ کر بری الذمہ نہیں ہو سکتے کہ ہمیں ان کارروائیوں کا علم نہیں تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض فرماتے ہیں :-

"(اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے یہ بات ٹھیک ہے کہ یہ لوگ جانتے بوجھتے ہوئے ظلم کرتے ہیں۔ مگر ان کو یہ گھمنڈ ہے کہ ملک ہمارے ساتھ ہے۔ یہ لوگ (مومن لوگ) ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں ان کو پتہ نہیں کہ ہم بھی ان کے نگران اور محافظ موجود ہیں۔ اگر ان کو یہ گھمنڈ ہے کہ ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھنے

والے دُنیا میں بہت لوگ موجود ہیں جو ہمارے مظالم کو بھی اچھا قرار دیں گے تو کیا وہ اتنی بات نہیں سوچتے کہ وہ لوگ جو میری عزّت کو قائم کرنے والے ہیں میری حمد کو قائم کرنے والے ہیں۔ وہ میری آنکھوں کے سامنے اس طرح مظالم کا نشانہ بنائے گئے تو کیا مَیں خاموش رہوں گا۔ میں یقیناً ان کی مدد کے لئے اُتروں گا اور مظالم کرنے والوں کو اپنے غضب کا نشانہ بنادوں گا"۔

(تفسیر کبیر سورۃ البروج صفحہ ۳۶۶ تا ۳۶۷)

(۵)

مَیں اس مضمون کو ایک اور پیشگوئی کا ذکر کرکے ختم کرتا ہوں۔ جو سورۃ الفجر میں بیان ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے جس کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ لیکن میں یہاں اس کو بہت اختصار سے بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس سورۃ میں الفجر سے مراد اسلام کی کامیابی کی صبح ہے اور یہ کامیابی اسلام کو دو مرتبہ حاصل ہونی تھی۔ ایک پہلے دَور میں جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں حاصل ہوئی۔ اور ایک کامیابی مسیح موعود کے ذریعہ حاصل ہونی تھی۔ چنانچہ قرآن بتاتا ہے کہ وہ کامیابی کی صبح دس تاریک راتوں کے بعد طلوع ہوگی۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے دَور خیر القرون یعنی تین صدی کے بعد فیج اعوج کے ایک ہزار سال گزرنے پر وہ فجر طلوع ہوگی۔ یعنی تیرھویں صدی میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کے ساتھ ہی اسلام کی کامیابی کی صبح پوری طرح روشن نہ ہوسکتی تھی اس لئے آپؑ کی بعثت کے بعد بھی ایک صدی کا گذرنا اس فجر کے روشن ہونے کیلئے ضروری ہوگا جیسا کہ قرآن کریم بیان کرتا ہے:-

وَالْفَجْرِ ۔ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۔ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۔ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۔

یعنی مَیں اسلام کی اس فجر کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو دس تاریک صدیوں کے بعد طلوع ہوگی۔ یعنی مسیح موعود کی بعثت کے ذریعہ۔ مگر اس کے بعد بھی ایک صدی کا گزرنا ضروری ہے تاکہ وہ فجر روشن ہوسکے جس کا ذکر وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ میں کیا گیا ہے۔

آج احمدیت کے قیام پر تقریباً ایک صدی کا عرصہ گزرنے والا ہے۔ یعنی وہ تاریک رات جو احمدیت کی نمایاں کامیابی کی صبح طلوع ہونے میں روک بنی ہوئی تھی گزرنے والی ہے اور اسی موقعہ پر ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کا اجراء فرمایا ہے۔ تاکہ اس مبارک فجر کا استقبال ہم صحیح رنگ میں کرسکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس تاریک رات کے گزرنے والے سال کے تعین کے لئے مختلف جہات سے مختلف وقت اور سال مستنبط فرمائے ہیں۔ آپؓ فرماتے ہیں:-

"اسی طرح ممکن ہے کہ جانے والی ایک رات کا ظہور آٹھ سال بعد ہو یعنی ۱۹۵۲ء میں ایک ظہور ۳۷ سال بعد ہو یعنی ۱۹۸۱ء میں۔ ایک ظہور چھیالیس (۴۶) سال بعد ہو یعنی ۱۹۹۰ء میں قمری لحاظ سے چونکہ ایک صدی میں تین سال کی کمی آجاتی ہے۔ اس لئے ۳۷ سالہ میعاد میں سے اگر تین سال نکال دیئے جائیں تو ۳۴ سال رہ جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ لیل ۱۳۹۷ ہجری میں (۱۹۷۶ء میں) ختم ہوگی"

(آپ نے یہ تفسیر ۱۹۴۵ء میں تحریر فرمائی ہے)

آپؓ فرماتے ہیں:-

"چونکہ ابھی یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اس لئے جتنے نقطہ ہائے نگاہ سے تعیین کی جاسکتے ہیں ان سب کو مدِ نظر رکھنا چاہیئے ...... اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ یوم الفرقان ظاہر ہوگا۔ اور کسی خاص نشان کے ذریعہ احمدیت کو تقویت حاصل ہوگی۔ گو جیساکہ بدر کی جنگ آخری جنگ نہیں تھی ...... اسی طرح اس کے بعد بھی مخالفین سے ہماری لڑائیاں جاری رہیں گی۔ مگر بہرحال احمدیت کو اس وقت تک ایسے رنگ میں غلبہ میسّر آجائے گا کہ دشمن اس کو محسوس کرنے لگ جائے گا۔

پس یہ ہے اُن چند قرآنی پیشگوئیوں کا ذکر جن میں سے کچھ تو حال ہی میں احمدیہ جماعت کے حق میں پوری ہوچکی ہیں اور بعض عنقریب پوری ہونے والی ہیں۔ خدا تعالےٰ ان سب پیشگوئیوں کو احمدیت کے لئے ہر طور سے بابرکت بنائے۔ اور فرزندانِ احمدیت کی حقیر قربانیوں کو محض اپنے فضل وکرم سے قبول فرماتے ہوئے ہم سب کو صبر و ثبات عطا فرمائے اور ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ اور تمام افرادِ جماعت کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین ٭

"مستقیم" ہفت روزہ دہلی کی غلط بیانیوں کی پُرزور تردید

بھارت سرکار نے احمدیوں کو حج پر جانے سے کبھی نہیں روکا

احمدی تو حج کمیٹیوں کے بھی ممبر ہیں!

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اُمور عامّہ قادیان

قادیان ۲۸ اگست۔ ہفت روزہ اخبار "مستقیم" دہلی مورخہ ۹ اگست ۷۴ء کی اشاعت میں اس کے صفحہ ۷ پر ایک مضمون ہماری جماعت کے خلاف من گھڑت باتوں پر مشتمل ــــ شائع کیا گیا ہے۔ اس میں جس طریقہ سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں غلط بیانی کرکے عامۃ المسلمین میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ کوئی نئی باتیں نہیں ہیں۔ جماعت کی طرف سے بارہا ان کا مدلّل جواب دیا جاچکا ہے۔ اس وقت مجھے ان باتوں کے سلسلہ میں مزید کچھ نہیں کہنا۔ ارشادِ ربانی ہی اس کے جواب میں کافی ہے "قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ أَهْدَىٰ سَبِيلًا" (بنی اسرائیل) یعنی تو انہیں کہہ دے کہ ہم میں سے ہر ایک فریق اپنے اپنے طریق پر عمل کر رہا ہے۔ پس اپنے ربّ پر ہی فیصلہ چھوڑ دو۔ کیونکہ تمہارا ربّ اُسے جو زیادہ صحیح راستہ پر ہے بہتر جانتا ہے۔

افسوس کہ اخبار "مستقیم" میں دیگر غلط بیانیوں اور گمراہ کن باتوں کے علاوہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ

"حکومت ہند بھی قادیانیوں کو مسلمان نہیں سمجھتی اس لئے ان کو حج کے واسطے جانے کی اجازت نہیں ہے" اور "ہماری دانشور سیکولر حکومت بھی احمدیہ فرقہ کے لوگوں کو حج بیت اللہ کے سفر کے لئے اجازت نہیں دیتی"

یہ دونوں باتیں نہایت درجہ غلط اور واقعات کے خلاف ہیں۔ جس صُورت میں کہ مضمون نگار نے خود تسلیم کیا ہے کہ بھارت کی دانشور حکومت سیکولر ہے تو اُسے کسی کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے سے کیا سروکار! یہ صرف مضمون نگار کے اپنے دماغ کی اختراع ہے۔ اس سے زیادہ اس کی کچھ حقیقت نہیں۔

اِسی طرح یہ بات بھی صریح طور پر غلط ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے بھارت سرکار احمدیوں کو حج کے واسطے جانے کی اجازت نہیں دیتی۔ معلوم پڑتا ہے کہ مضمون نگار بعض بین المملکتی ابتدائی اصولوں سے قطعی طور پر ناواقف ہیں۔ کسی مُلک سے جانے کے لئے پاسپورٹ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور جس مُلک میں جانا ہوتا ہے اس مُلک میں داخل ہونے کے لئے اجازت نامہ کو "ویزا" کہا جاتا ہے۔ احمدیوں کے پاس اس قسم کے پختہ دستاویزی ثبوت موجود ہیں کہ حج پر جانے کے لئے کسی وقت بھی بھارت سرکار نے احمدیوں کو پاسپورٹ دینے سے انکار نہیں کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ حکومتِ ہند کی ہدایت پر جو حج کمیٹیاں صوبوں میں قائم کی گئی ہیں ان میں پنجاب سٹیٹ کی طرف سے جو حج کمیٹی بنی ہوئی ہے اس میں جماعتِ احمدیہ قادیان کے دو احمدی، الحاج مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل اور خاکسار مرزا وسیم احمد اس کمیٹی کے ممبر مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ ہی بتائیے کہ مضمون نگار کی یہ بات کہاں تک درست ہے؟ البتہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کچھ عرصہ سے بعض شر پسند مولویوں کی طرف سے سعودی عربیہ کی حکومت کو جماعتِ احمدیہ سے بدظن کرکے بعض ہندوستانی احمدیوں کو ویزا دینے سے انکار کروایا تھا۔ ہمیں مولویوں کی اس حرکت پر کوئی تعجب نہیں۔ یہ وہی طائفہ ہے جس نے ۲۶ء سے قبل خود آلِ سعود کے متعلق بیت اللہ شریف میں داخل نہ ہونے کا فتویٰ دیا۔ مگر حالات بدل جانے سے ان کے فتوے بھی بدل گئے اس لئے ہم علماء کی اس کارروائی کو کچھ اہمیت نہیں دیتے۔

بہرحال یہ بات قطعی طور پر غلط اور بھارت سرکار کی سیکولر پالیسی اور عملی کردار کے پیش نظر سفید جھوٹ ہے کہ اس نے احمدیوں کو مسلمان نہ ہونے کے سبب سے حج پر جانے کی اجازت نہ دی ہو ٭

دوسری قسط

از مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب فانی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ (کشمیر)

ابن ماجہ کی حدیث "لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ لَكَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا" پر

علمی بحث اور ختم نبوّت کی واضح تفسیر

حدیث لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا سے جماعت احمدیہ کا استدلال

قسطِ اوّل میں مندرج حوالہ جات کی روشنی میں ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ زیرِ بحث حدیثِ نبوی ایک صحیح حدیث ہے۔ تاریخی اعتبار سے بھی ثابت ہے کہ صاحبزادہ ابراہیم رضؓ کی ولادت اور وفات، آیت خاتم النبیّین کے نازل ہونے کے قریبًا پانچ سال کے بعد ہوئی تھی۔ اب جماعتِ احمدیہ کا استدلال یہ ہے کہ اگر آنحضرت نبیٔ اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے یہ معنے سمجھتے کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہوسکتا تو صاحبزادہ ابراہیمؓ کی وفات پر ہرگز ہرگز یہ نہ فرماتے لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا کہ اگر یہ بچّہ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔ بلکہ اس کے برعکس یوں ارشاد ہوتا کہ چونکہ میں خاتم النبیین ہوں، اس لئے اگر ابراہیمؓ زندہ بھی رہتے تب بھی نبی نہ بنتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے فرزند کی وفات پر یہ ارشاد صاف دلالت کرتا ہے کہ اگرچہ بوجہ فوتیدگی صاحبزادہ ابراہیمؓ نبی نہیں بن سکے۔ مگر دیگر افراد کے لئے اُمتی نبی بننے میں آیت خاتم النبیین روک نہیں ہے۔ مثال کے طور پر کسی کالج کا کوئی ہونہار طالب علم فوت ہوجاتا ہے، پرنسپل کہتا ہے کہ اگر یہ زندہ رہتا تو ضرور ایم۔اے ہوجاتا۔ پرنسپل صاحب کا یہ قول اس بات پر نصِ قاطع ہے کہ فی الجملہ ایم۔اے ہونا ممکن ہے۔ اسی طرح حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا اس بات پر قطعی دلیل ہے کہ فی الجملہ امت میں اُمتی نبی بننا ممکن ہے۔ پس یہ حدیث نبویؐ امکانِ نبوت پر ایک واضح برہان ہے! جس سے راہِ فرار ہرگز ممکن نہیں!!

خاتم النبیین کے معنے اور حضرت مُلّا علی القاریؒ

آپ حضرات ابھی پڑھ چکے ہیں کہ حضرت امام علی القاریؒ نے بڑی صراحت سے حدیث لو عاش لکان صدیقا نبیا کو صحیح اور قوی قرار دیا ہے۔ جماعتِ احمدیہ اپنے اس سنہری موقف کی حمایت میں حضرت امام ملّا علی القاریؒ کے قول کو بھی بطور تائیدی دلیل پیش کرتی ہے۔

حضرت امام علی القاریؒ حدیث لو عاش لکان صدّیقا نبیًّا کی سند پر بحث کرتے ہوئے اسے قوی اور معتبر حدیث قرار دیکر "موضوعات کبیر" صفحہ ۶۹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

(ترجمہ) "بایں ہمہ یہ بات بھی ہے کہ اگر ابراہیمؓ زندہ رہتے اور نبی بن جاتے نیز حضرت عمرؓ بھی نبی ہوجاتے تو وہ دونوں بھی حضرت عیسیٰؑ، حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبیوں میں سے ہوتے پس حدیث (لو عاش لکان صدّیقاً نبیاً) اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین کے ہرگز مخالف نہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین کے تو یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوسکتا جو آپؐ کے دین کو منسوخ کرے اور آپؐ کا اُمتی نہ ہو۔ اس مفہوم کی تقویت اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی بغیر چارہ نہ ہوتا۔"

حضرت امام علی القاریؒ (جو جملہ فرقہ ہائے اسلام کے مسلّمہ بزرگ اور ائمہ دین میں سے ہیں) کا ارشاد نہایت واضح ہے۔ انہوں نے غیر مبہم الفاظ میں حدیث زیرِ بحث کا یہ مطلب بیان فرما دیا ہے کہ صاحبزادہ ابراہیمؓ زندہ رہتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی نبی ہوتے کیونکہ آیت خاتم النبیّین اُمتی نبی کے راستہ میں قطعاً روک نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ بھی، مشیّتِ ایزدی سے اگر نبی ہوتے تو اُمتی نبی ہوتے۔ حضرت امام موصوف نے حضرت مسیحؑ، حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ کی مثال دے کر بھی یہ واضح فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم کے تابع نبیوں کے وجود کو محال نہیں سمجھا گیا۔ پھر حدیث لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَیًّا کو پیش کرکے مزید صراحت فرما دی کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بلند و بالا مرتبہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ بھی زندہ ہوتے تو وہ آپؐ کے تابع نبی ہوتے۔ پس یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت امام علی القاریؒ حدیث زیرِ بحث سے اُمتی نبی کا امکان مانتے تھے۔

پھر آپؒ نے ایک دوسری جگہ بھی حدیث لو کان موسیٰ حیًّا کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ:-

"اَقُوْلُ لَا مُنَافَاةَ بَیْنَ اَنْ یَّكُوْنَ نَبِیًّا وَّ اَنْ یَّكُوْنَ تَابِعًا لِنَبِیِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔"

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۵۶۴)

کہ مَیں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی منافات اور تناقض نہیں کہ ایک شخص نبی بھی ہو اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع بھی ہو۔

لہٰذا اس مختصر سی بحث سے یہ بات عیاں ہوچکی ہے کہ مُلّا علی القاریؒ علیہ الرحمۃ نے حدیث لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا سے اُمتی نبی کا امکان تسلیم فرمایا ہے۔ انہوں نے اس حدیث کا یہی مطلب سمجھا ہے اور یہی ہمارا موقف و مسلک ہے۔ اب یہ مکرم پیر محمد اقبال صاحب موصوف کی ذمّہ داری ہے کہ وہ میرے پیش کردہ دلائل کا منقولی طور پر ردّ کریں۔ مگر مجھے یقین ہے کہ وہ اس کا ردّ کرنے کے ہرگز متحمل نہیں ہوسکیں گے۔

اب مَیں اپنے اس مضمون کو حضرت مسیح موعودؑ مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کے اُس کلام پر ختم کرتا ہوں جو حضورؑ نے اپنی وفات سے تین روز قبل یعنے ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو اخبارِ عام لاہور میں شائع کرانے کے لئے دیا تھا۔ اور یہ مضمون حضورؑ کے وصال کے روز ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کے اخبار "عام" لاہور میں شائع ہوکر منظرِ عام پر آیا ہے۔ حضور علیہ السلام اس میں فرماتے ہیں:-

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا مَیں ایسی نبوّت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنی ہیں کہ مَیں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعتِ اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدار اور متابعت سے باہر جاتا ہوں، یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے ..... اور جس بناء پر مَیں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اس قدر ہے کہ مَیں خدا تعالےٰ کی ہمکلامی سے مشرّف ہوں۔ اور وہ میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے۔ اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے۔ اور بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے۔ اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو، دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا۔ اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اُس نے میرا نام **نبی** رکھا ہے.... ان معنوں سے مَیں نبی بھی ہوں اور اُمتی بھی۔ تاکہ ہمارے سیّد و آقاؐ کی وہ پیشگوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح اُمتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔ ورنہ وہ حضرت عیسیٰ جن کے دوبارہ آنے کے بارے میں ایک جھوٹی امید اور جھوٹی طمع لوگوں کو دامنگیر ہے وہ اُمتی کیونکر بن سکتے ہیں۔ کیا آسمان سے اُتر کر نئے سرے سے وہ مسلمان ہوں گے۔ کیا اس وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم **خاتم الانبیاء** نہیں رہیں گے؟"

(مکتوب نوشتہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء مطبوعہ اخبار "عام" لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء یوم وصال)

پس یہی مسلک و اعتقاد جماعتِ احمدیہ کا ہے۔ اور یہ مسلک و عقیدہ بفضلہ تعالےٰ مطابقِ قرآن و حدیث و مسلکِ صوفیاء کرام و ائمہ دینِ اسلام ہے۔

فَتَدَبَّرُوْا یَا اُولِی الْاَلْبَابِ ——!!

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

———

احمدیت کی مخالفت میں علماء کا نیا جوش و خروش

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اسلامی بنیادوں پر کسی بھی قسم کا تعاون اور میل جول قطعی طور پر ناجائز اور شرعی نقطۂ نظر سے حرام ہے۔

ہر سچے مسلمان کی ایمانی اور شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ قادیانیت کو ارتداد اور کفر سمجھے۔ اور قادیانیوں کو اسلام سے خارج یقین کرے۔ لہذا تمام مسلمانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مرتد اور خارج از اسلام قادیانیوں سے شرعی حدود میں بالکل بے تعلق رہیں۔ اور اپنے ماحول میں اس فتنہ کو پھیلنے پھولنے سے روکنے کے لئے ہر قسم کی جائز اور آئینی جدوجہد اور سعی کو اپنا دینی فریضہ قرار دے"

(الجمعیۃ دہلی ۱۹/۷/۷۴ ؁ء)

محض وقتی جوش و خروش کے اظہار کے سوا معلوم نہیں علماء دیوبند کا وہ کونسا اسلام ہے جس کی تعلیم کا نمونہ اس اعلان میں دکھایا گیا ہے۔ اسلام نے کب کافروں اور مرتدوں سے قطع تعلق کا حکم دیا ہے؟ اور یہ جو ایمانی اور شرعی ذمہ داریوں کا واسطہ دیکر مسلمانوں کو احمدیوں سے میل ملاپ رکھنے سے روکا گیا ہے۔ کیا ہر سچے اور پکے مسلمان پر کسی مرتد اور کافر کو راہِ راست پر لانا اُس کی دینی اور شرعی ذمہ داری نہیں؟ کیا اُن کا فرض نہیں کہ اسلامی تعلیم کے مطابق پیار و محبت کے ساتھ دلیل کے ذریعہ احمدیوں کو اپنے نقطۂ نظر کا قائل کریں۔ آپ نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا ایک ایک ورق ملاحظہ کر جائیں۔ آپ کو حضورؐ کے پاک نمونہ سے علماء کی بات کی ایک بھی مثال نہیں ملے گی کہ حضورؐ نے کسی بھی گم گشتہ راہ کو محض اس بنا پر اپنے ساتھ ملانے اور اس کو راہِ ہدایت دکھانے سے گریز کیا ہو کہ وہ کافر ہے یا دینِ فطرت سے بھٹکا ہوا ہے۔ اِسلام کا تو یہ طرۂ امتیاز ہے کہ وہ ہر شخص کے لئے افہام و تفہیم کا دروازہ کھلا رکھتا ہے۔ اس صاف اور سیدھی بات کو چھوڑ کر اعلان میں میں شائع کردہ طریق کو اختیار کرنا دلائل کے میدان میں علماءِ دیوبند کے عجز کی دلیل تو بن سکتا ہے۔ مگر اسے ایمانی اور شرعی ذمہ داری کسی صورت میں بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔!!

بہر حال ہمیں پورا یقین ہے کہ جس طرح علماء کی تمام پہلی مخالفانہ کارروائیاں جماعتی ترقی کو روک نہیں سکی ہیں۔ اب کا جوش و خروش بھی خود بخود سرد پڑ جائے گا۔ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ کوئی بھی طاقت ایسی نہیں جو اس کے پھیلنے اور پھولنے میں روک بن سکے۔ اِسی لئے تو کہنے والے نے سچ کہا ہے

جلوۂ یار ہے کچھ کھیل نہیں ہے لوگو!
احمدیت کا بھلا نقش مٹا دیکھو تو!

ضروری اعلان جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کیرالہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم ایم محمد صاحب ایم۔ اے لیکچرار کینانور کو احمدیہ مشن ہاؤس کالیکٹ کے اجلاس مورخہ ۲۸/۷/۷۴ میں قائدِ علاقہ منتخب کیا گیا۔ اس انتخاب کی منظوری انکو دیدی گئی ہے۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کیرالہ ان سے پورا پورا تعاون کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔!!

نوٹ فرما لیں: پتہ:
آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE
CALCUTTA-1

فون نمبرز:
دکان 23 - 1652, 23 - 5222
مکان 34 - 0451

تار کا پتہ :- "Autocentre"

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ یو۔پی و راجستھان از مورخہ ۴/۹/۷۴ تا ۱۱/۱۰/۷۴

جملہ جماعتہائے احمدیہ یو۔پی و راجستھان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر انسپکٹر بیت المال مورخہ ۴/۹/۷۴ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر (صد سالہ جوبلی فنڈ و درویش فنڈ) و تشخیص بجٹ برائے سال ۱۹۷۵-۷۶ء کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ اس لئے جملہ عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ وصولی چندہ جات اور دیگر امور میں حسبِ سابق کماحقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۴/۹/۷۴	بریلی	۲۱/۹/۷۴	۱	۲۲
کامٹا براستہ کوٹہ	۶/۹/۷۴	۱	۸	شاہجہانپور۔ کٹیا	۲۲	۲	۲۴
جے پور	۸	۱	۹	لکھنؤ	۲۵	۱	۲۶
کشن گڑھ	۹	۱	۱۰	گونڈہ	۲۶	۱	۲۷
اودے پور	۱۱	۱	۱۳	فیض آباد	۲۷	۱	۲۸
صالح نگر	۱۴	۱	۱۵	بنارس۔ بھدوہی	۲۸	۲	۳۰
ساندھن	۱۵	۱	۱۶	کانپور۔ بہوا۔ فتح پور	۱/۱۰/۷۴	۳	۴/۱۰/۷۴
ننگلہ گھنو	۱۶	۱	۱۷	راٹھ۔ مسکرا۔ مودھا۔	۴	۲	۶
علی پور کھیڑہ	۱۷	۱	۱۸	میرٹھ۔ انچولی	۷	۲	۹
امروہہ	۱۹	۱	۲۰	انبیٹہ	۹	۱	۱۰
سردار نگر	۲۰	۱	۲۱	قادیان	۱۱/۱۰/۷۴	-	-

درخواست دعا:۔ خاکسار ستمبر کے مہینہ میں M.B.B.S. کے دوسرے پروفیشنل امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: اعجاز احمد خان ایم۔بی۔بی ایس سٹوڈنٹ۔ سری نگر۔ کشمیر۔

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں۔!!

۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA -12,
PHONE NO. 34-8407.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لیے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32 SECOND MAIN ROAD, C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

خُلاصۂ خُطبۂ جُمعہ ـــ بقیہ صفحہ اوّل

نیز یہ دُعا بھی کریں کہ اے ہمارے رب! تو ان تمام باتوں اور چیزوں سے ملک کو محفوظ رکھ جو اس کی سالمیت، استحکام اور ترقی کی راہ میں روک بننے والی ہیں۔

ابتلاؤں کے ضمن میں حضور نے واضح فرمایا کہ ابتلاؤں کا زمانہ خصوصیت کے ساتھ دعاؤں کا زمانہ ہوتا ہے۔ ہماری بڑی نسل کو بھی، نوجوان نسل کو بھی اور اطفال و ناصرات کی نسل کو بھی، ہر دو زن ہر دو کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کا جو منصوبہ بنایا ہے دنیا کی کوئی طاقت اسے ناکام نہیں کر سکتی۔ اس میں ذرہ برابر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ حسب بشارات اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا کیونکہ خدائی بشارتیں بہرحال پوری ہو کر رہتی ہیں۔ ہاں خوف کا پہلو اگر کوئی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ کہیں ہم اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں سُست نہ ہو جائیں۔ جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہر ممکن تدبیر اور دعاؤں کے ساتھ اپنے مفوضہ کام میں لگی رہے۔ اور قربانیاں دیتی چلی جائے۔ جو ربِّ کریم نے کہا ہے وہ پُورا ہوگا۔ اور ہو کر رہے گا۔ اس کے فضل ابتلاؤں کے زمانہ میں پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ نازل ہوتے ہیں، چنانچہ اس نے ابتلاؤں کو ہی دُنیا کے کونے کونے میں ہر فردِ بشر تک پیغامِ حق کو پہنچانے کا ذریعہ بنا دیا ہے ہمہ گیر اشاعتِ اسلام کے ضمن میں جو کام اربوں اور کھربوں روپیہ خرچ کرنے سے بھی ممکن نہ ہوتا خدا تعالیٰ نے بعض ابتلاء وارد کر کے اس کی انجام دہی کا از خود سامان کر دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل نازل ہو رہے ہیں اور برابر نازل ہو رہے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے جن میں دُعاؤں کو خاص اہمیت حاصل ہے، ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں ﷩

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیّام اور انفاق مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہونے والا ہے اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کیلئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو اور ضعفِ پیری یا کسی اور حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریقہ سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں اپنے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرماویں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرماویں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔ فدیہ کے علاوہ رمضان شریف میں روزے رکھنے والوں کو اپنی استعداد کے مطابق سنّتِ نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ پس قربِ الٰہی میں ترقی کیلئے احبابِ کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین ﷩

امیر جماعت احمدیہ قادیان

اِعلانِ نکاح

عزیزہ راجہ بانو بنت علی بٹ صاحب مرحوم ساکن کنی پورہ تحصیل کولگام (کشمیر) کا نکاح عزیزم بشیر احمد لون ولد محمد عبد اللہ صاحب لون ساکن کنی پورہ تحصیل کولگام (کشمیر) کے ہمراہ مبلغ سات صد روپے حق مہر پر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل کنی پورہ نے مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۷۴ء کو مسجد احمدیہ کنی پورہ میں پڑھایا تھا۔ جبکہ ان دنوں مکرم مولوی صاحب موصوف کشمیر کے دورہ پر تھے۔ جملہ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ عزیز بشیر احمد، مکرم مبارک احمد صاحب لون صدر جماعت احمدیہ کنی پورہ کے برادر اصغر ہیں۔ اس خوشی میں ۵/ روپے اعانت بدر کی مد میں جمع کرائے جاتے ہیں ﷩

ناظر امور عامہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب فاضل انسپکٹر تحریک جدید قادیان

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ، مدراس، آندھرا، میسور و بہار کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۳/۹/۷۴ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ جملہ عہدیداران جماعت سابقہ روایت کو قائم رکھتے ہوئے کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۳/۹/۷۴
مرکرہ	۷/۹/۷۴	۲	۹
بنگلور۔ اُلّال	۹	½	۹
موگرال منجیشور	۱۰	۲	۱۲
پینگاڈی	۱۲	۳	۱۴
کینانور	۱۴	۲	۱۶
کرٹاٹائی	۱۶	۱	۱۷
کوڈالی	۱۷	۲	۱۹
کالیکٹ	۱۹	۴	۲۳
کوڈیاتھور	۲۳	۱	۲۴
پتہ پیریم	۲۴	۱	۲۵
منارگھاٹ	۲۵	۲	۲۷
کروناگاپلی	۲۷	۲	۲۹
آدی ناڈ	۲۹	۱	۳۰
کوٹار	۳۰	۱	۱/۱۰/۷۴
میلاپالیم	۱/۱۰/۷۴	۱	۲/۱۰/۷۴
شنکرن کوئل	۲	۱	۳
مدراس	۳	۳	۶
بنگلور	۷	۲	۹
دیودرگ	۹	۲	۱۱
تیما پور۔ شولہ پور	۱۱	۲	۱۳

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
یادگیر	۱۳/۱۰/۷۴	۳	۱۶/۱۰/۷۴
کرنول	۱۶	۱	۱۷
وڈمان	۱۷	۱	۱۸
چنتہ کنٹہ	۱۸	۲	۲۰
شادنگر	۲۰	۱	۲۱
حیدرآباد	۲۱	۴	۲۵
سکندرآباد	۲۵	۱	۲۶
کلکتہ	۲۸	۴	۳۱/۱۰/۷۴
جمشید پور	۱/۱۱/۷۴	۲	۳/۱۱/۷۴
موسلی بنی مائنز	۳	۲	۴
چائے باسہ	۴	۱	۵
بھاگلپور۔ برہ پورہ	۵	۳	۷
خان پور ملکی	۷	۱	۸
بلاری	۸	۱	۹
مونگھیر	۹	۱	۱۰
مظفرپور	۱۰	۱	۱۱
آرہ	۱۱	۱	۱۲
اردل	۱۲	۱	۱۳
گیا	۱۳/۱۱/۷۴	۱	۱۴/۱۱/۷۴
——×——	—	—	—

تصحیح

(۱)۔ بدر مجریہ ۲۹ اگست کے صفحہ ۱۱ اعلان نکاح ۱ کی سطر ۳ میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل چھپ گیا ہے۔ حالانکہ وہ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ہیں جو اُن دنوں بنگلور گئے ہوئے تھے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(۲) بدر مجریہ ۲۹ اگست کے صفحہ ۶ کالم ۲ پر اقبال کے شعر کا پہلا مصرعہ غلطی سے "دنیا کے بتکدے میں پہلا نہ گھر ہمارا" شائع ہو گیا ہے۔ حالانکہ وہ مصرعہ اس طرح ہے، "دُنیا کے بُتکدے میں پہلا وہ گھر خدا کا"۔ احباب اس کی بھی تصحیح فرمالیں (ایڈیٹر بدر)

درخواستِ دُعا

مکرم شیخ علی احمد صاحب OCTROI SUPER-INTENDENT کا تبادلہ برہم پور ضلع گنجم سے پھول بانی کا ہو گیا ہے۔ دوست دعا کریں کہ یہ تبادلہ ان کے لئے مبارک ہو۔ مجھے اپنے گذشتہ دورہ ماہِ اپریل میں برہم پور جانے کا بھی موقعہ ملا اور وہاں باوجود اکیلے احمدی ہونے کے انہوں نے جلسہ کا انتظام بڑی خوش اسلوبی سے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے جذبہ خدمت میں برکت دے۔ برہم پور ضلع گنجام میں جماعت قائم کر دے اور دینی و دنیوی ترقیات عطا کرے۔ نئی جگہ ان کیلئے مبارک ہو۔ (مرزا وسیم احمد ناظر تبلیغ قادیان)